علی (ع) مولود کعبہ

تحریر: مولانا سید ابوهشام نجفی صاحب

shiafaith.org

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين،والصلاة والسلام علی خیر خلقه و أفضل بریته محمد و عترته الطاهرین،واللعن الدائم علی أعدائهم أجمعین الی یوم الدین

علی مولود کعبہ

تیرہویں ماہِ رجب سن تیس عام الفیل سے

لب پہ دیوارِ حرم کے مرتضیٰ کی بات ہے

اوجؔ اعظمی

قلم: سید ابوِ ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر

نشر و اشاعت: شیعہ فیتھ

فہرست

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے:........................... 5

حضرت علی علیہ السلام کی خانہ کعبہ میں ولادت کت متعلق علماء امامیہ کا موقف:.......... 5

غلام مصطفی امن پوری کی ناصبیت:.. 13

سعید مجتبی سعیدی ناصبی کا ایک مضمون (مولود کعبہ حضرت حکیم بن حزام): 13

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت کی نفی پر مردود قول: 15

جواب: 16

حکیم بن حزام کی ولادت پر ناصبیوں کے دلائل:.................................. 17

حکیم بن حزام کی ولادت پر ناصبیوں کے دلائل کا جواب:............................ 24

خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت کے متعلق علماء اہلسنت کی تصریحات:................ 25

خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت خبر متواتر سے ثابت ہے: 57

تواتر کی تصریح پر ایک ناصبی کا امام حاکم پر اعتراض:................................ 59

امام حاکم کی تصریح کی ناصبی امنپوری کا اعتراض: 62

امام حاکم کا مرتبہ: 62

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت پر حدیث: 69

اہلسنت کے یہاں صحیح حدیث کا اصول: 78

حدیث کے راوی: 79

محمد بن یوسف شافعی پر شیعہ ہونے کے الزام کا ازالہ: 80

حدیث کی تائید میں ابن مغازلی کی روایت: 103

ابن مغازلی کی روایت پر ناصبی امنپوری کا رد: 107

صحیح بخاری کی روایت میں مجہول راوی: 108

تاریخ موصل سے حدیث کی تائید: 111

راویوں کا احوال: 113

تابعی کی مراسیل مقبول ہے: 120

ایک روایت متعدد طرق سے وارد ہو اگر سندا ضعیف بھی ہو تو طرق ضعف کا جبران کر دیتی ہیں: 121

فضائل میں ضعیف احادیث بھی قابل قبول ہوتی ہیں: 124

اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے ولی کامل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے خلیفہ برحق و بلافصل کی ولادت کے لئے اپنے پاک و پاکیزہ گھر بیت اللہ الحرام کا انتخاب کیا وہ گھر جس کی تعمیر اس کے حکم سے خلیل اللہ ابراہیم و ذبیح اللہ اسماعیل علیہما السلام نے کی جس گھر کی عظمت و تکریم کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ

﴿٣ - ٩٦﴾

بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا رہنما۔

قابل غور امر یہ ہے کہ روح اللہ عیسی ابن مریم علیہما السلام کی ولادت کے موقع پر اللہ سبحانہ تعالی نے مریم سلام اللہ علیہا کو بیت المقدس سے چلے جانے کا حکم دیا مگر مادر امیرالمومنین علیہما السلام کے لئے بیت اللہ کی دیوار نے مسکراکر راستہ بنادیا، کائنات میں یہ شرف صرف آپ کو حاصل ہے ،نہ آپؑ سے پہلے کوئی مولود کعبہ تھا اور نہ آپؑ کے بعد کوئی اس پاکیزہ گھر میں پیدا ہوگا۔

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے:

شاز و نادر منافقین کو چھوڑ کر تمام امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپ علیہ السلام کی جائے ولادت کعبہ ہے، اہل بیت علیہم السلام کی روایات سے اخذ شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کا یہ مسلم عقیدہ ہے اور سلف سے خلف تک تمام علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے تسلیم کیا ہے بلکہ یہ بات ہمارے یہاں فوق تواتر سے ثابت ہے، بعض علمائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحقیق کو قارئین کرام کی نظر کرتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی خانہ کعبہ میں ولادت کت متعلق علماء امامیہ کا موقف:

(ا) شیخ صدوق علیہ السلام :

آپ نے ایک مستقل کتاب اس موضوع پر لکھی تھی (مولد مولانا علي علیہ السلام بالبیت) اس کا ذکر ابن طاووس علیہ الرحمہ نے کیا ہے۔

رأيت ذلك و رويته من كتاب مولد مولانا علي ع بالبيت تأليف أبي جعفر محمد بن بابويه قد رواه عن رجال الجمهور فلذلك أذكره و أقتصر على المراد منه لأنه نحو خمس قوائم.

[اليقين باختصاص مولانا علي (عليه السلام) بإمرة المؤمنين ويتلوه التحصين لأسرار ما زاد من أخبار كتاب اليقين تأليف الورع التقي السيد رضي الدين علي بن الطاووس الحلي 589 - 664 هـ ق مؤسسة الثقلين لإحياء التراث الإسلامي مؤسسة دار الكتاب (الجزائري) للطباعة والنشر شارع إرم - قم - إيران - تليفون 24568 تحقيق: الأنصاري]

https://ar.lib.eshia.ir/13220/1/191

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1371_%D8%A7%D9%84%D9%8A%D9%82%D9%8A%D9%86-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%8A%D8%AF-

%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%B7%D8%A7%D9%88%D9%88%D8%B3/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_0?pageno=191#top

اس کے علاوہ بھی آپ کی کتاب العلل وغیرہ میں تفصیلی روایات موجود ہیں۔

(۲) شیخ مفید علیہ الرحمہ :

ولد بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من رجب سنة ثلاثين من عام الفيل ولم يولد قبله ولا بعده مولود في بيت الله تعالى سواه إكراما من الله تعالى له بذلك وإجلالا لمحله في التعظيم

[الإرشاد في معرفة حجج الله علي العباد أبي عبد الله محمد بن محمد بن النعمان العكبري البغدادي الشيخ المفيد (336 - 413

ه) تحقيق مؤسسة آل البيت (ع) لتحقيق التراث دار المفيد
طباعة - نشر – توزيع جميع حقوق الطبع محفوظة الطبعة الثانية
1414 هجرية - 1993 ميلادية طبعت بموافقة اللجنة الخاصة
المشرفة على المؤتمر العالمي لألفية الشيخ المفيد -دار المفيد
للطباعة والنشر والتوزيع بيروت .لبنان .ص. ب. 25 / 304-
ج، 1 ص 5]

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1294_%D8%A7%D9%84%D8%A5%D8%B1%D8%B4%D8%A7%D8%AF-%D8%A7%D9%84%D8%B4%D9%8A%D8%AE-%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%81%D9%8A%D8%AF-%D8%AC-%D9%A1/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_24

(آپ علیہ السلام) کی ولادت مکہ مکرمہ میں بیت الحرام میں بروز جمعہ 13 رجب 30 عام الفیل کو ہوئی نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کی ولادت بیت

اللہ میں نہیں ہوئی یہ اللہ سبحانہ تعالی کی طرف سے آپ کے اکرم و تعظیم کے سبب تھا -

(۳)جامع نہج البلاغہ سید اجل رضی علیہ الرحمہ :

ولد عليه السلام بمكة في البيت الحرام لثلاث عشرة ليلة خلت من رجب، بعد عام الفيل بثلاثين سنة، وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف، وهو أول هاشمي في الاسلام، ولده هاشمي مرتين ولا نعلم مولود ولد في الكعبة غيره.

[خصائص الأئمة عليهم السلام خصائص أمير المؤمنين عليه السلام تأليف الشريف الرضي أبي الحسن محمد بن الحسين بن موسى الموسوي البغدادي 359 – 406 تحقيق وتعليق: الدكتور محمد هادي الأميني مجمع البحوث الإسلامية الآستانة الرضوية المقدسة مشهد - إيران ص، ب: 3663, ص 39]

Page | 10

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1156_%D8%AE%D8%B5%D8%A7%D8%A6%D8%B5-%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%A6%D9%85%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%B4%D8%B1%D9%8A%D9%81-%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%B6%D9%8A/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_0?pageno=39#top

(۴) شیخ الطائفۃ طوسی علیہ الرحمہ :

وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلاَثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلاَثِين سَنَة

[كتاب:تهذيب الأحكام

مصادر الحديث الشيعية ـ قسم الفقه

تأليف :الشيخ الطوسي

المحقق :السيد حسن الموسوي الخرسان

تعليق :السيد حسن الموسوي الخرسان

المطبعة :خورشيد

الناشر :دار الكتب الإسلامية – طهران،ج ٦ ص ١٩]

https://ito.lib.eshia.ir/86298/6/19

(5)ابن شهرآشوب علیه الرحمه :

فليس المولود في سيد الأيام يوم
الجمعة في الشهر الحرام في البيت الحرام سوى أمير المؤمنين
عليه السلام

[كتاب:مناقب آل أبي طالب

تأليف:الامام الحافظ ابن شهرآشوب رشيد الدين أبي عبد الله
محمد بن علي بن شهرآشوب ابن أبي نصر بن أبي حبيش
السروي المازندراني

المتوفى:سنة 588 ه قام بتصحيحه وشرحه ومقابلته على عدة
نسخ خطية لجنة من أساتذة النجف الأشرف الجزء الثاني من

ثلاثة أجزاء قام بطبعه محمد كاظم الكتبي صاحب المكتبة والمطبعة الحيدرية وله حقوق الطبع محفوظة طبع في المطبعة الحيدرية في النجف ج 2 ص 23]

https://lib.eshia.ir/16066/2/23/%D9%81%D9%8A_%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%8A%D8%AA_%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%B1%D8%A7%D9%85

یہ بعض شیعہ علماء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحقیق تھی۔

اہل سنت کے یہاں بھی یہ امر مسلم ہے بعض نواصب کو چھوڑ کر کسی نے بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کیا ہے۔

غلام مصطفی امن پوری کی ناصبیت:

غلام مصطفی امن پوری نے حسب عادت اس فضیلت کو رد کرنے کی کوشش کی ہے اپنے ماہنامہ السنہ در حقیقت البدعہ میں ایک موضوع اس حقیقت کے انکار کے طور پر لکھا :

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/moulood-/e-kaaba

خارجی ناصبیوں کی بدنام زمانہ اور جھوٹ کی ٹکسال محدث فارم نامی ویب سائٹ پر اس حقیقت کے انکار کے لئے بہت کچھ جھوٹ و فریب پھیلایا گیا

سعید مجتبی سعیدی ناصبی کا ایک مضمون (مولود کعبہ حضرت حکیم بن حزام):

اسحاق ناصبی نے سعید مجتبی سعیدی ناصبی کا ایک مضمون (مولود کعبہ حضرت حکیم بن حزام) چسپاں کیا :

https://forum.mohaddis.com/threads/%D9%85%D9%88%D9%84%D9%88%D8%AF-%DA%A9%D8%B9%D8%A8%DB%81-

%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D8%AD%DA%A9%DB%8C%D9%85-%D8%A8%D9%86-%D8%AD%D8%B2%D8%A7%D9%85-%D8%B1%D8%B6%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81-%D8%AA%D8%B9%D8%A7%D9%84%DB%8C%D/9%B0-%D8%B9%D9%86%DB%81.38079

اس کے سوا اور بھی کئی ناصبیوں کے مضامین موجود ہیں مگر کوئی دلیل نہیں دی گئی بلکہ ایک دوسرے کا تھوکا ہوا ہی چاٹا گیا ہے، ناصبیوں نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح اس فضیلت کا امیرالمومنین علیہ السلام کے حق میں انکار کر کے اسے حکیم بن حزام نامی شخص کے حصہ میں ڈال دیں۔

ناصبیوں نے اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین توڑ کر فقط اور فقط بغض امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام میں حکیم کو مولود کعبہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

امن پوری نے دو روایت نقل کیں جن میں امیرالمومنین علیہ السلام کا کعبہ میں پیدا ہونا مذکور تھا، ان کی سند پر کلام کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"رہی مؤرخین کی تصریحات،تو وہ بھی اس کے بالکل خلاف ہیں،وہ سب یہی کہتے ہیں کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پہلے اور آخری مولودِکعبہ ہیں۔ الحاصل : سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مولودِکعبہ ہونا کسی معتبر دلیل سے ثابت نہیں۔اس بارے میں کوئی صحیح و صریح روایت ذخیرۂ حدیث میں موجود نہیں"۔

ناصبی کو چاہیے تو یہ تھا کہ اپنے دعوے کی دلیل میں کسی مورخ کا قول نقل کرتا، مگر خود جانتا تھا کہ کوئی ایک قول بھی اس کے باطل دعوے کی دلیل نہیں بن سکتا.

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت کی نفی پر مردود قول:

ناصبی نے کسی مورخ کا قول نقل نہیں کیا، البتہ سعید مجتبی سعیدی نے اپنے موقف کی تائید میں کئی مردود قول نقل کئے ہیں لکھتا ہے:

حکیم بن حزام کے متعلق لکھا ہے :

(واقعہ فیل سے بارہ تیرہ برس قبل آپ کی ولادت کعبہ مشرف کے اندر ہوئی،اور یہ ایک ایسی منفرد اور بے نظیر خصوصیت ہے جو پوری کائنات میں آپ کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں)،پھر لکھتا ہے:(شیعہ حضرات امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دعوی کرتے ہیں کہ انکی بھی ولادت کعبہ میں ہوئی تھی،مگر کسی مستند حوالے سے ان کے بارے میں یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی)۔

جواب:

(احمق ناصبی نے یہ دعوٰی بھی بغیر دلیل کے کیا، حق تو یہ تھا کہ ہماری کتب احادیث سے امیرالمومنین علیہ السلام کی کعبہ میں ولادت کے متعلق تمام روایات کو ہمارے اصولوں پر جانچ کر رد کرتا علماء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و انکی تحقیقات کو اصولوں سے رد کرتا اور پھر یہ دعوٰی کرتا کہ شیعہ حضرات کے پاس کوئی مستند دلیل نہیں، مگر بے حیا نے نہ کوئی حدیث رد کی نہ علماء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال کو رد کیا بلکہ اپنی طرف سے یہ جھوٹ لکھ دیا کہ ہمارے پاس مستند حوالہ نہیں، احمق کو بتاتے چلیں یہ جو ہم تمہاری کتب سے

استدلال کرتے ہیں یہ تم پر حجت قائم کرنے کے لئے ہے، جیسے مسلمان غیر مسلموں کی کتب سے ان پر حجت قائم کرتے ہیں، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مسلمان ان کی کتب کو معتبر مانتے ہیں یا مسلمانوں کے پاس اپنی کتب نہیں، بلکہ ان کا یہ عمل بطور قاعدہ الزام کے ہے کہ مقابل کو اس کی ہی کتابوں سے قائل کیا جا سکے، اتنی چھوٹی سی بات ان ناصبیوں کے دماغ میں نہیں آتی!)

حکیم بن حزام کی ولادت پر ناصبیوں کے دلائل:

ابن حزام کی کعبہ میں ولادت کے متعلق دلائل پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

1۔امام مسلم بن حجاجؒ کی شہادت:۔

امام موصوف اپنی مایہ ناز کتاب " صحیح مسلم "میں فرماتے ہیں۔

وُلِد حكيم في جوف الكعبة ، وعاش مئة وعشرين سنة . (باب ثبوت اخيار المجلس للمتبايعين 10/176)

کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ مشرفہ کے اندر ہوئی اور انہوں نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔

2۔امام سیوطی کی شہادت مولدہ :وُلِد حكيم في جوف الكعبة

(تدریب الراوی طبع جدید 2/358)

3۔وُلد حكيم في جوف الكعبة(ر تح النسرین للسیوطی ص49)کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔

4۔امام نوویؒ کی شہادت:۔

امام موصوف شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں۔

ومن مناقبه أنه ولد في الكعبة! قال بعض العلماء ولا يعرف أحد شاركه في هذا

کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ "کوئی دوسرا شخص اس خصوصیت میں ان کا شریک نہیں۔"

5۔ "وُلِد حَكِيم بن حزام رضي الله عنه ولد فِي جَوف الْكَعْبَة ، وَلَا يعرف أحد ولد فِيهَا غَيره ، وَأما مَا رُوِيَ عَن عَلّي رَضِي اللهُ عَنهُ أَنه ولد فِيهَا فضعيف)تہذیب الاسماءاللغات للنووی1/166(

کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی کوئی دوسرا شخص اس کے اند مولود نہیں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں جو یہ بات بیان کیجاتی ہے۔ تو یہ قول اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔

6۔ قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: كَانَ مَوْلِدُ حَكِيمٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَة)تدریب 2/359 و تہذیب 2/448(

7۔ سمعت علي بن غنام العامري يقول :(ولد حكيم بن حزام في جوف الكعبة دخلت أمه الكعبة فمخضت فيها فولدت في البيت (المستدرک للحاکم 3/482(

ان دونوں قولوں کا مفہوم بھی یہی ہے کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔

8۔ مصعب بن عبد اللہ کہتے ہیں۔

وَكَانَتْ وَلَدَتْ ... مَا كَانَ تَحْتَهَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ ، وَلَمْ يُولَدْ قَبْلَهُ ، وَلا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَحَدٌ)المستدرک للحاکم 3/483(

کہ ان کی والدہ انھیں کعبے کے اندر جنم دیا۔ان سے پہلے اور بعد کوئی بھی کعبہ کے اندر پیدا نہیں ہوا۔

اس پر امام حاکم لکھتے ہیں کہ کہ اس آخری بات میں مصعب کو وہم ہوا۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کی بھی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی تھی۔(ملاحظہ ہو المستدرک 3/483)

9۔ قال شیخ الاسلام:۔

ولا يعرف ذلك لغيره. وأما ما روي أن عليا ولد فيها فضعيف)تدریب الراوی 2/360(

شیخ الاسلام فرماتے ہیں:۔ کہ یہ خصوصیت ان کے علاوہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ مستدرک میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

10۔ابن عبدالبرؒ کی شہادت:۔

آپ فرماتے ہیں: کہ حکیم کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔(الاستعیاب 1/363)

11۔ ولد حكيم فى جوف الكعبة، ولا يُعرف أحد ولد فيها غيره، وأما ما روى أن على بن أبى طالب، رضى الله عنه، ولد فيها، فضعيف عند العلماء) . عنوان التحابہ ص62)

کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی اور کوئی دوسرا شخص اس خصوصیت میں ان کا شریک نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں یہ اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔

12۔ حکیم بن حزام یقول ولدت قبل قدوم أصحاب الفیل بثلاث عشرۃ سنۃ(خلاصہ

تہذیب الکمال ص 90)

کہ حکیم کی ولادت عام الفیل سے تیرہ برس قبل کعبہ کے اندر ہوئی۔

https://forum.mohaddis.com/threads/%D9%85%D9%88%D9%84%D9%88%D8%AF-%DA%A9%D8%B9%D8%A8%DB%81-%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D8%AD%DA%A9%DB%8C%D9%85-%D8%A8%D9%86-%D8%AD%D8%B2%D8%A7%D9%85-%D8%B1%D8%B6%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81-%D8%AA%D8%B9%D8%A7%D9%84%DB%8C%D/9%B0-%D8%B9%D9%86%DB%81.38079

یہ چند ناصبیوں کے اقوال تھے جو اس نے بطور استدلال تحریر کیا ہے۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر ناصبیوں کے دلائل کا جواب:

ان کا مختصر جواب یہ ہے کہ مسلم سے لیکر سیوطی تک کسی بھی ناصبی نے اپنے موقف کی تائید میں کوئی روایت پیش نہیں کی جس کی سند کسی صحابی یا تابعی تک جاتی ہو بلکہ سب نے مکھی پر مکھی ماری ہے، جب ان کے موقف کے خلاف کوئی بات ہو تو یہ سند کے پجاری سند سند کا رونا شروع کر دیتے ہیں اور بات جب اپنے مزاج کی ہو تو نہ اب سند کی کوئی ضرورت نہ راویوں کی تحقیق کی ضرورت ہے بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ مقام امیرالمومنین علیہ السلام کو کسی طرح گھٹایا جا سکے، ان خارجیوں کو چیلنج ہے کہ فقط ایک متصل صحیح سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم یا کسی صحابی یا تابعی تک دکھا دیں جس میں ابن حزام کے کعبہ میں پیدا ہونے کا ذکر ہو یہ جماعت جہنم واصل ہو جائے گی مگر ایک صحیح سند حدیث یا صحابی و تابعی کا قول نہیں دکھا سکتی جس سے ان کے موقف کی تائید ہو۔

اور اگر حجت علماء کے اقوال ہیں تو جتنے اقوال ابن حزام کی پیدائش کے متعلق ہیں اس سے کہیں زیادہ تصریحات امیرالمومنین علیہ السلام کے متعلق ہیں بعض علماء اہل سنت کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت کے متعلق علماء اہلسنت کی تصریحات:

(۱) معروف مؤرخ ابو الحسن علی بن الحسین شافعی المسعودی [المتوفی 346]

اپنی مشہور زمانہ کتاب مروج الذہب میں لکھتے ہیں:

وكان مولده في الكَعبة .

اور آپ (علیہ السلام) کعبہ میں پیدا ہوئے۔

[مروج الذهب،مولف: مؤرخ ابو الحسن علی بن الحسین شافعی المسعودی [المتوفی 346]،ط:المكتبة العصرية،الطبعة الاولی 1425ه. 2005م، ج 2 ص 273]

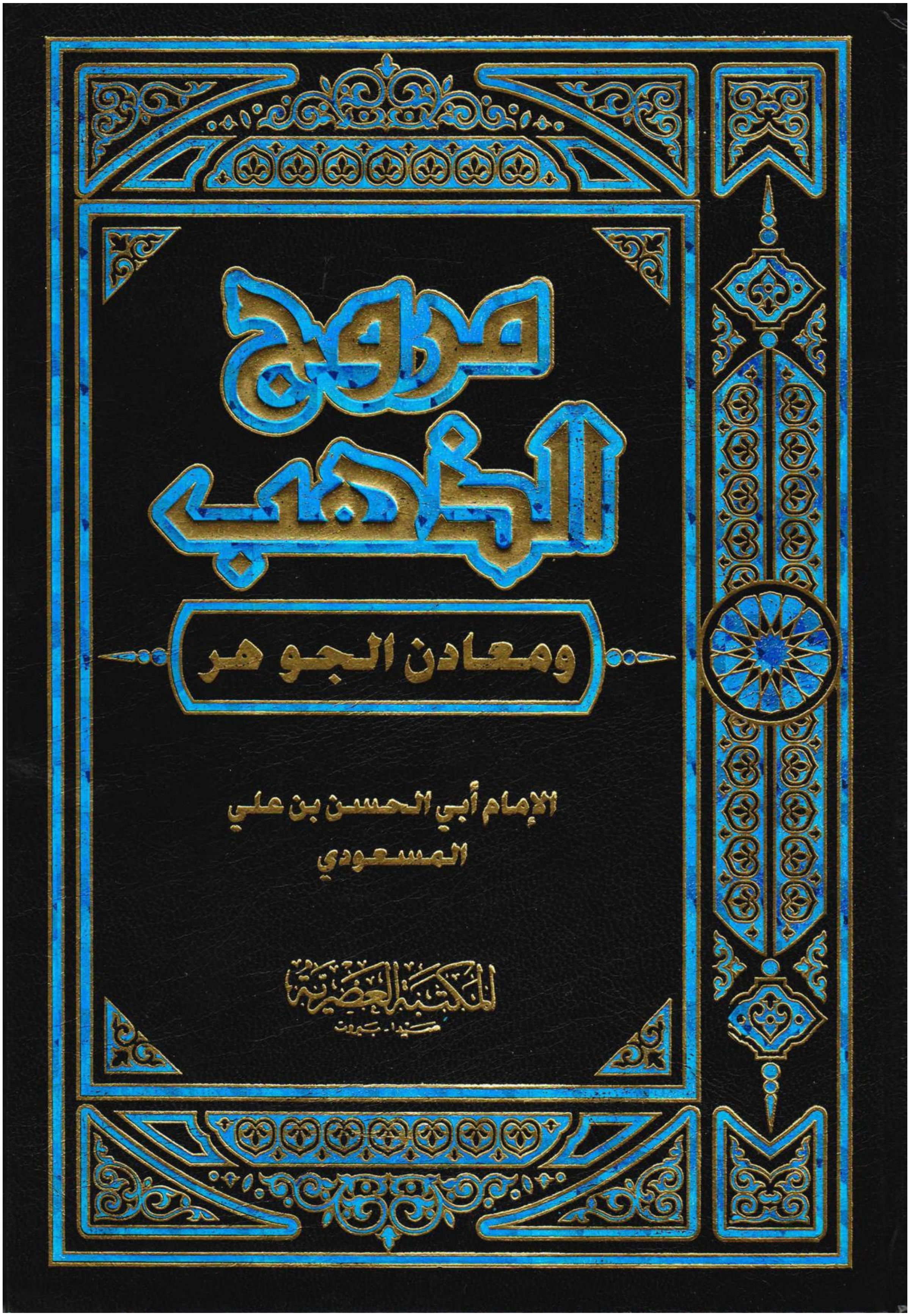
مروج الذهب
ومعادن الجوهر
الإمام أبي الحسن بن علي
المسعودي
المكتبة العصرية
صيدا - بيروت

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

مروج الذهب

ومعادن الجوهر

تصنيف
أبي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي
المتوفى ٣٤٦هـ - ٩٥٧م

اعتنى به وراجعه
كمال حسن مرعي

الجزء الثاني

المكتبة العصرية
صيدا - بيروت

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

جميع الحقوق محفوظة للناشر

الطبعة الأولى

١٤٢٥هـ - 2005م

ISBN 9953-34-319-5

ISBN 9953-34-317-9

شركة أبناء شريف الأنصاري للطباعة والنشر والتوزيع

المكتبة العصرية

الدار النموذجية المطبعة العصرية

بيروت - ص.ب ٨٣٥٥ ١١ - تلفاكس ٠٠٩٦١١ ٦٥٥٠١٥
صيدا - ص.ب ٢٢١ - تلفاكس ٠٠٩٦١٧ ٧٢٠٣١٧
E-mail: alassrya@terra.net.lb - alassrya@cyberia.net.lb

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

ذكر خلافة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه!

موجز

بويع علي بن أبي طالب في اليوم الذي قُتل فيه عثمان بن عفان رضي الله عنه، فكانت خلافته إلى أن استشهد أربع سنين وتسعة أشهر وثمانية أيام وقيل: أربع سنين وتسعة أشهر إلا يوماً، وكانت الفرقة بينه وبين معاوية [بن أبي سفيان] على ما ذكرنا في خلافته، وكان مولده في الكعبة، وقيل: إن خلافته كانت خمس سنين وثلاثة أشهر وسبع ليال، واستشهد وهو ابن ثلاث وستين سنة، وعاش بعد الضربة الجمعة والسبت، وتوفي ليلة الأحد، وقد قيل في مقدار عمره أقل مما ذكرنا، وقد تنوزع في موضع قبره؛ فمنهم من قال: إنه دفن في مسجد الكوفة، ومنهم من قال: إنه حمل إلى المدينة فدفن عند [قبر] فاطمة، ومنهم من قال: [إنه] حمل في تابوت على جَمَلٍ، وإن الجمل تاه ووقع إلى وادي طيىء، وقد قيل من الوجوه غير ما ذكرنا، وقد أتينا على ذلك في كتابنا «أخبار الزمان» والكتاب **«الأوسط»**.

(۲) مؤرخ اسلام علامہ سبط ابن جوزی حنفی [المتوفی 654]:

إنّ فاطمة بنت أسد كانت تطوف بالبيت و هي حامل بعليّعليه السّلام، فضربها الطّلق، ففتح لها باب الكعبة، فدخلت فوضعته فيها

روایت کی گئی ہے کہ فاطمہ بنت اسد خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں جبکہ علی (علیہ السلام) ان کے شکم میں تھے . انہیں درد زہ شروع ہوا تو ان کے لئے کعبہ کے دروازے کھل گئے پس وہ اندر داخل ہوئیں اور وہیں علی (علیہ السلام) پیدا ہوئے۔

[تذکرة الخواص من الأمة بذكر خصائص الأئمة

تألیف :ابن‌جوزی، یوسف بن قزاوغلی

تاریخ وفات پدیدآور: 654 ه. ق

محقق: تقی زاده، حسین،موضوع: سرگذشتنامه

ناشر: المجمع العالمي لاهل البيت عليهم السلام، مركز الطباعة و النشر

مكان چاپ: قم- ايران

سال چاپ: 1426 ه. ق،ج ۱ ص ۱۵۵]

https://lib.eshia.ir/12378/1/155

(۳) شيخ الشافعية شرف الدين ابي محمد عمر بن شجاع الدين محمد بن عبد الواحد الموصلي [المتوفى 657]:

ومولده في الكعبة المعظمة، ولم يولد بها سواه .

اورآپ (علیہ السلام) کی جائے ولادت کعبہ معظمہ ہیں اور وہاں آپ کے سوا کوئی اورپیدا نہیں ہوا ۔

[کتاب:النعيم المقيم لعترة النبأ العظيم

تأليف:شرف الدين الموصلي

الموضوع : أهل البيت

الناشر : مؤسسة الأعلمي ،ج 1 ص 55]

https://lib.eshia.ir/86608/1/55/%D9%88%D9%85%D9%88%D9%84%D8%AF%D9%87_%D9%81%D9%8A_%D8%A7%D9%84%DA%A9%D8%B9%D8%A8%D8%A9_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B9%D8%B8%D9%85%D8%A9

(۴) امام اہل سنت ابو عبداللہ محمد بن یوسف الشافعي الکنجي [المتوفی 658]:

ولد أمير المؤمنين علي بن أبي طالب بمكة في بيت الله الحرام ليلة الجمعة لثلاث عشرة ليلة خلت من رجب سنة ثلاثين من عام الفيل ولم يولد قبله ولا بعده مولود في بيت الله الحرام سواه إكراما له بذلك ، وإجلالا لمحله في التعظيم .

امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (علیہما السلام) مکہ مشرفہ میں داخل بیت الحرام شب جمعہ تیرا رجب سنہ تیس عام الفیل کو پیدا ہوئے، اور نہ آپ سے پہلے کوئی وہاں پیدا ہوا اور نہ آپ کے بعد کوئی پیدا ہوگا، یہ آپ کے اکرام، جلالت و تعظیم کے سبب تھا

[كفاية الطالب في مناقب علي بن أبي طالب

تأليف:الگنجي الشافعي، محمد بن يوسف

الموضوع : أهل البيت

الناشر : دار إحياء تراث أهل البيت عليهم السلام

ج 1 ص 407]

https://lib.eshia.ir/86841/1/407/%D9%88%D9%84%D8%AF_%D8%A3%D9%85%D9%8A%D8%B1_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%A4%D9%85%D9%86%D9%8A%D9%86_%D8%B9%D9%8

4%D9%8A_%D8%A8%D9%86_%D8%A3%D8%A8%D9%8A_%D8%B7%D8%A7%D9%84%D8%A8

(٥) الامام الكبير المحدث، شيخ المشائخ، صدر الدين ،الأوحد الأكمل، فخر الاسلام، صدر الدين إبراهيم بن المؤيد بن حمويه الخراساني [المتوفي 722]:

جن کے سبب غازان خان منگول بادشاہ نے اسلام قبول کیا

روي أنها لما ضربها المخاض اشتد وجعها فأدخلها أبوطالب الكعبة بعد العتمة فولدت فيها علي وقيل لم يولد في الكعبة إلا علي.

اور روایت کی گئی ہے کہ جب ان کا وضع حمل کا وقت قریب آیا درد زہ میں شدت ہوئی تو (حضرت) ابو طالب (علیہ السلام) ان کو اول شب میں وارد کعبہ کیا

جہاں علی (علیہ السلام) کی ولادت ہوئی، کہا گیا ہے کعبہ میں آپ کے سوا کسی اور کی ولادت نہیں ہوئی

[كتاب:فرائد السمطين

تأليف:حمويی جوينی، ابراهيم بن محمد - محمودی، محمدباقر

الناشر:موسسه المحمودی ، ج1، ص425-426]

https://ar.lib.eshia.ir/10444/1/425/%D8%B1%D9%88%D9%8A_%D8%A3%D9%86%D9%87%D8%A7_%D9%84%D9%85%D8%A7_%D8%B6%D8%B1%D8%A8%D9%87%D8%A7_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AE%D8%A7%D8%B6

(۶) محدث الحرم جمال الدين محمد بن يوسف الزرندي الحنفي [المتوفى 750]:

و ولد كرم الله وجهه في جوف الكعبة

آپ کرم اللہ وجہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔

[معارج الوصول إلى معرفة آل الرسول و البتول

تأليف:جمال الدين محمد بن يوسف الزرندي الحنفي

الموضوع : أهل البيت

الناشر : مجمع إحياء الثقافة الإسلامية، ص49]

https://lib.eshia.ir/86878/1/49/%D9%88%D9%88%D9%84%D8%AF_%DA%A9%D8%B1%D9%85_%D8%A7%D9%84%D9%84%D9%87_%D9%88%D8%AC%D9%87%D9%87_%D9%81%D9%8A_%D8%AC%D9%88%D9%81_%D8%A7%D9%84%DA%A9%D8%B9%D8%A8%D8%A9

نیز اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

وأمه فاطمة بنت أسد ابن هاشم بن عبد مناف وهي أول هاشمية ولدت لهاشمي روي انه لما ضربها المخاض أدخلها أبو طالب الكعبة بعد العشاة فولدت فيها علي بن أبي طالب .

آپ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہیں اور وہ اول ہاشمی خاتون تھیں جنہوں نے ہاشمی بچے کو جنم دیا روایت ہے کہ جب انکو درد زہ ہوا تو ابو طالب (علیہ افضل السلام) نے ان کو عشاء کے بعد وارد کعبہ کیا جہاں آپ (علیہ السلام)کی ولادت ہوئی

[نظم درر السمطين في فضائل المصطفى و المرتضى و البتول و السبطين(ع)

تأليف:محمد بن عز الدين الزرندي

الموضوع : أهل البيت

الناشر : دار إحياء التراث العربي ، ص76]

https://lib.eshia.ir/86934/1/76/%D9%81%D9%88%D9%84%D8%AF%D8%AA_%D9%81%D9%8A%D9%87%D8%A7_%D8%B9%D9%84%D9%8A_%D8%A8%D9%86_%D8%A3%D8%A8%D9%8A_%D8%B7%D8%A7%D9%84%D8%A8

(٧) نور الدين علي بن محمّد المعروف بابن الصبّاغ المالكي [المتوفى 855]:

ولد علي (عليه السلام) بمكة المشرفة بداخل البيت الحرام في يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الأصم رجب الفرد سنة ثلاثين من عام الفيل قبل الهجرة بثلاث وعشرين سنة ، وقيل بخمس وعشرين ، وقبل المبعث باثني عشرة سنة ، وقيل بعشر سنين . ولم يولد في البيت الحرام قبله أحد سواه ، وهي فضيلة خصه الله تعالي بها إجلالا له وإعلاء لمرتبته وإظهارا لتكرمته .

علی (علیہ السلام)مکہ مشرفہ میں داخل بیت الحرام یوم جمعہ تیرہ رجب سنہ تیس عام الفیل کو پیدا ہوئے اور آپ سے پہلے کوئی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا، اور یہ خاص فضیلت ہے جو اللہ سبحانہ تعالی نے آپ کو عطاء کی تاکہ آپ کا عظیم مرتبہ، جلالت اور تکریم کا اظہار ہو ۔

[الفصول المهمة في معرفة الائمة

پدید آورنده : علی بن محمد بن أحمد المالکی المکی

سایر پدیدآورندگان : الغريري، سامي

ناشر : دارالحدیث

محل نشر : قم،تاریخ انتشار : 1379

نوبت چاپ :الاولی، ج 1 ص 171]

https://lib.eshia.ir/27471/1/171/%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B4%D8%B1%D9%91%D9%81%D8%A9

(۸)امام عبدالرحمن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی [المتوفي 894]

أن عليا ولدته امه بجوف الكعبة شرفها الله تعالي وهي فضيلة خصه الله تعالي بها.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندرپیدا ہوئے اور یہ فضیلت خاص طور پر آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فر ما رکھی تھی۔

[الكتاب: نزهة المجالس ومنتخب النفائس

المؤلف: عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوري (ت ٨٩٤هـ)

الناشر: المطبعه الكاستلية - مصر

عام النشر: ١٢٨٣هـ، ج 2 ص 159]

https://shamela.ws/book/28168/372

(۹)مؤرخ، حسين بن محمد بن الحسن الديار بكري [المتوفى

:[966

و في السنة الثلاثين من مولده صلي الله عليه وسلم ولد علي بن أبي طالب رضي الله عنه في الكعبة.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ولادت کے تیس سال بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے

[الكتاب: تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس

المؤلف: حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بَكْري (ت ٩٦٦هـ)

الناشر: دار صادر - بيروت

الطبعة : ----- ، ج1، ص 279]

https://shamela.ws/book/9784/278

(١٠)معروف مؤرخ علي بن برهان الدين الحلبي الشافعي

[المتوفى 1044]:

وفي السنة الثلاثين من مولده صلي الله عليه وسلم ولد علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في الكعبة.

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ولادت کے تیسویں سال علی کرم اللہ وجہ کعبہ میں پیدا ہوئے ۔

[الكتاب: السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون

المؤلف: علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي، أبو الفرج، نور الدين ابن برهان الدين (ت ١٠٤٤هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الثانية - ١٤٢٧هـ ، ج3 ص 520]

https://shamela.ws/book/9873/1563

(١١)شاه ولي الله دهلوي [المتوفى 1176]:

و از مناقب وی رضی الله عنه كه در حين ولادت او ظاهر شد يکی آن است كه در جوف كعبه معظمه تولد يافت.

اور آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں سے ایک یہ بھی ہے .جو وقت ولادت ظاہر ہوائی کہ آپ داخل کعبہ معظمہ پیدا ہوئے ۔

[إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج 4 ص 262]

إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء

جلد چهارم

نویسنده:

محدث هند شاه ولی الله دهلوی رحمه الله

تصحیح و مراجعه:

سید جمال الدین هروی

و از مناقب وی‌رضی‌الله‌عنه که در حین ولادت او ظاهر شد یکی آن است که در جوف کعبه معظمه تولد یافت.

قال الحاكم في ترجمة حكيم بن حزام «وقول مصعب فيه لم يولد قبله ولابعده في الكعبة أحدٌ مانصه وَهِم مصعبٌ في الحرف الاخير فقد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت أميرالـمؤمنين عليا في جوف الكعبة»[1].

و از آن جمله آنكه عنايت الهی جل وعلا در صغر سن شامل حال او گشت و آن حضرت‌صلی‌الله‌علیه‌وسلم تکفل وی‌رضی‌الله‌عنه بر خود گرفتند و از این جهت اسلام او و نمازگزاردن او با جناب مقدس نبوی‌صلی‌الله‌علیه‌وسلم پیش از اوان بلوغ بوده است و بسیاری از صحابه و تابعین به آن رفته اند که وی اول مسلمان است بعد خدیجه‌رضی‌الله‌عنها و فصلی از این باب در مأثر صدیق اکبر‌رضی‌الله‌عنه گذشت.

«قال محمد بن اسحق حدثني ابن أبي نجيح، عن مجاهد بن جبر أبي الحجاج، قال: كان من نعم الله على علي بن أبي طالب‌رضی‌الله‌عنه ما صنع الله له وأراده به من الخير أن قريشا أصابتهم أزمة شديدة، وكان أبو طالب في عيال كثير، فقال رسول الله‌صلی‌الله‌علیه‌وسلم لعمه العباس: وكان من أيسر بني هاشم يا أبا الفضل إن أخاك أبا طالب كثير العيال، وقد أصاب الناس ما ترى من هذه الأزمة، فانطلق بنا إليه نخفف عنه من عياله آخذ من بنيه رجلا، وتأخذ أنت رجلا فنكفلهما عنه فقال العباس: نعم، فانطلقا حتى أتيا أبا طالب، فقالا: إنا نريد أن نخفف عنك من عيالك حتى تنكشف عن الناس ما هم فيه، فقال لهما أبو طالب: إذا تركتما لي عقيلا فاصنعا ما شئتما، فأخذ رسول الله‌صلی‌الله‌علیه‌وسلم عليا فضمه إليه، وأخذ العباس جعفرا فضمه إليه، فلم يزل علي مع رسول الله‌صلی‌الله‌علیه‌وسلم حتى بعثه الله نبيا فاتبعه وصدقه وأخذ العباس جعفرا، ولم يزل جعفر مع العباس حتى أسلم، واستغنى عنه»[2].

۱- مستدرک حاکم.

۲-

(١٢)امير محمد بن إسماعيل الصنعاني [المتوفى 1182]:

وأما مولده فولد بمكة المشرفة في البيت الحرام سنة ثلاثين من عام الفيل في اليوم الجمعة الثالث [عشر] من رجب.

اور ان کی ولادت مکہ مشرفہ میں داخل بیت الحرام تیس عام الفیل یوم جمعہ تیرا رجب کو ہوئی ۔

[الروضة الندية شرح التحفة العلوية ، ص36]

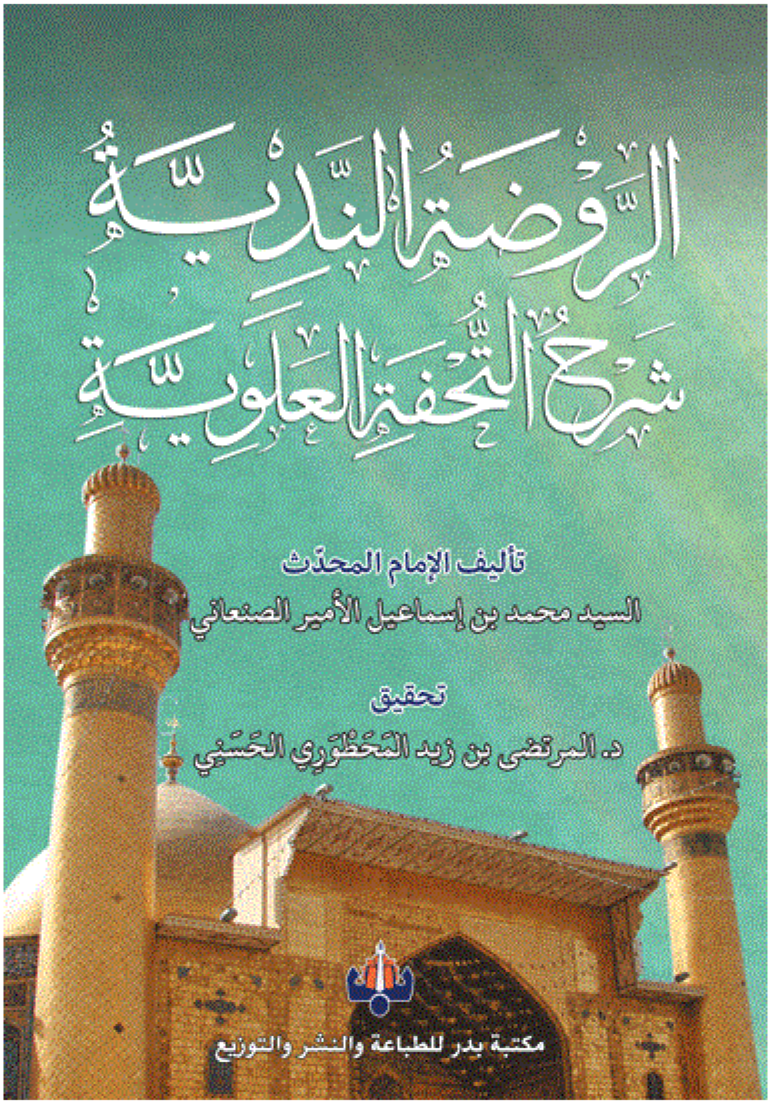
الرَّوضَةُ النَّدِيَّة
شَرحُ التُّحفَةِ العَلَوِيَّة
تأليف الإمام المحدّث
السيد محمد بن إسماعيل الأمير الصنعاني
تحقيق
د. المرتضى بن زيد المَحَطْوَرِي الحَسَني
مكتبة بدر للطباعة والنشر والتوزيع

إِبْرِيقُ فِضَّةٍ، أصلع ليس في رأسه شعر إلا من خَلْفِه، كثيرَ شَعَرِ اللحية، وكان لا يَخْضِبُ، وقد جاء عنه الخضاب.

والمشهور أنه كان أبيضَ اللحية، وكان إذا مشى تَكَفَّأَ، شَدِيدَ السّاعدِ واليد، وإذا مشى إلى الحروب هرول، ثَبْتَ الجنَانِ، قَوِيٌّ ما صارع أَحَدًا إلا صرعه، شجاع منصور على مَنْ لاقاه.

شرح ذلك: ربعة: لا طويل ولا قصير، **والدَّعَجُ:** شدة سواد العين مع سعتها، **والأغيد:** المائل العنق، **والغَيَدُ:** النعومة، وامرأة غيداء وغادة ناعمة، **والمُشَاشُ:** رؤوس العظام اللينة، الواحدة مُشَاشَةٌ، **وأُدمِجَ:** أُدْخِلَ؛ يريد أن عَظْمَيْ عَضُدِهِ وساعدِه قد اندمجا؛ وهكذا صفة الأسد، **والضاري:** المُعَوَّدُ الصَّيْدِ، **وَتَكَفَّأَ:** تمايل في مشيته، انتهى كلام المحب الطبري رحمه الله(1).

وأما مولده عليه السلام فولد بمكة المشرفة في البيت الحرام سنة ثلاثين من عام الفيل في يوم الجمعة الثالث من رجب.

وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم، وهي أول هاشمية ولدت هاشميًا، أسلمت، وهاجرت إلى النبي صلى الله عليه وآله، وتوفيت بالمدينة، وتولى دَفْنَهَا رسولُ الله صلى الله عليه وآله، ونزع قميصه وألبسها إياه، واضطجع في قبرها، فلما سوّى عليها التراب سُئِلَ عن ذلك. فقال: «أَلْبَسْتُهَا لِتَلْبَسَ من ثياب الجنة، واضطجعتُ معها في قبرها لِأُخَفِّفَ عنها من ضغطة القبر؛ إنها كانت أَحْسَنَ خلقِ الله إِلَيَّ صُنْعًا بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ»(2).

وروي أنه صلى الله عليه وآله: «صَلَّى عليها وَتَمَرَّغَ في قبرها وبكى وقال: جَزَاكِ اللهُ مِنْ أُمٍّ خَيْرًا»[الذخائر56] ، وَسَمَّاهَا أُمًّا؛ لأنها كانت رَبَّتْهُ. وولدَتْ لأبي طالب: طالبًا، وعقيلًا،

الحديث لأبي عبيد الهروي 1/ 388، والقاموس المحيط 1559.

(1) ذخائر العقبى ص57، ومثله في الاستيعاب 3/ 218، والطبقات لابن سعد 3/ 25.

(2) معرفة الصحابة لأبي نعيم1/ 278، والأوسط للطبراني7/ 257 رقم6935، وقال في مجمع الزوائد9/ 257: فيه سعدان بن الوليد ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات. وذخائر العقبى 56، والحاكم بالمعنى 3/ 107، وأسد الغابة7/ 213.

(١٣)مؤمن بن حسن بن مؤمن الشبلنجي الشافعي[المتوفى 1298ه]:

ولد (رضي الله عنه) بمكة داخل البيت الحرام على قول يوم الجمعة ثالث عشر رجب الحرام سنة ثلاثين من عام الفيل قبل الهجرة بثلاث و عشرين سنة و قيل بخمس و عشرين و قبل المبعث باثنتي عشرة سنة و قيل بعشر سنين و لم يولد في البيت الحرام قبله أحد سواه

آپ رضی اللہ عنہ مکہ میں داخل بیت الحرام بروز جمعہ تیرہ رجب سنہ تیس عام الفیل قبل کو پیدا ہوئے۔

[نور الأبصار في مناقب آل بيت النبي المختار(ص)

تأليف:محمد محمد حسن شراب

الموضوع : أهل البيت

الناشر : دار القلم– دار الشامية ، ص156]

https://ar.lib.eshia.ir/86939/1/156/%D9%88%D9%84%D8%AF_%D8%B1%D8%B6%D9%8A_%D8%A7%D9%84%D9%84%D9%87_%D8%B9%D9%86%D9%87_%D8%A8%D9%85%DA%A9%D8%A9_%D8%AF%D8%A7%D8%AE%D9%84_%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%8A%D8%AA_%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%B1%D8%A7%D9%85

(١۴) سلفى عالم صالح الغامدي:

أمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف. ولدته في جوف الكعبة

آپ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہیں انہوں نے آپ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

[الاکتفاء في اخبار الخلفاء،الطبعة الاولى 1429ه. 2008م

ط:الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، ج 1 ص 480]

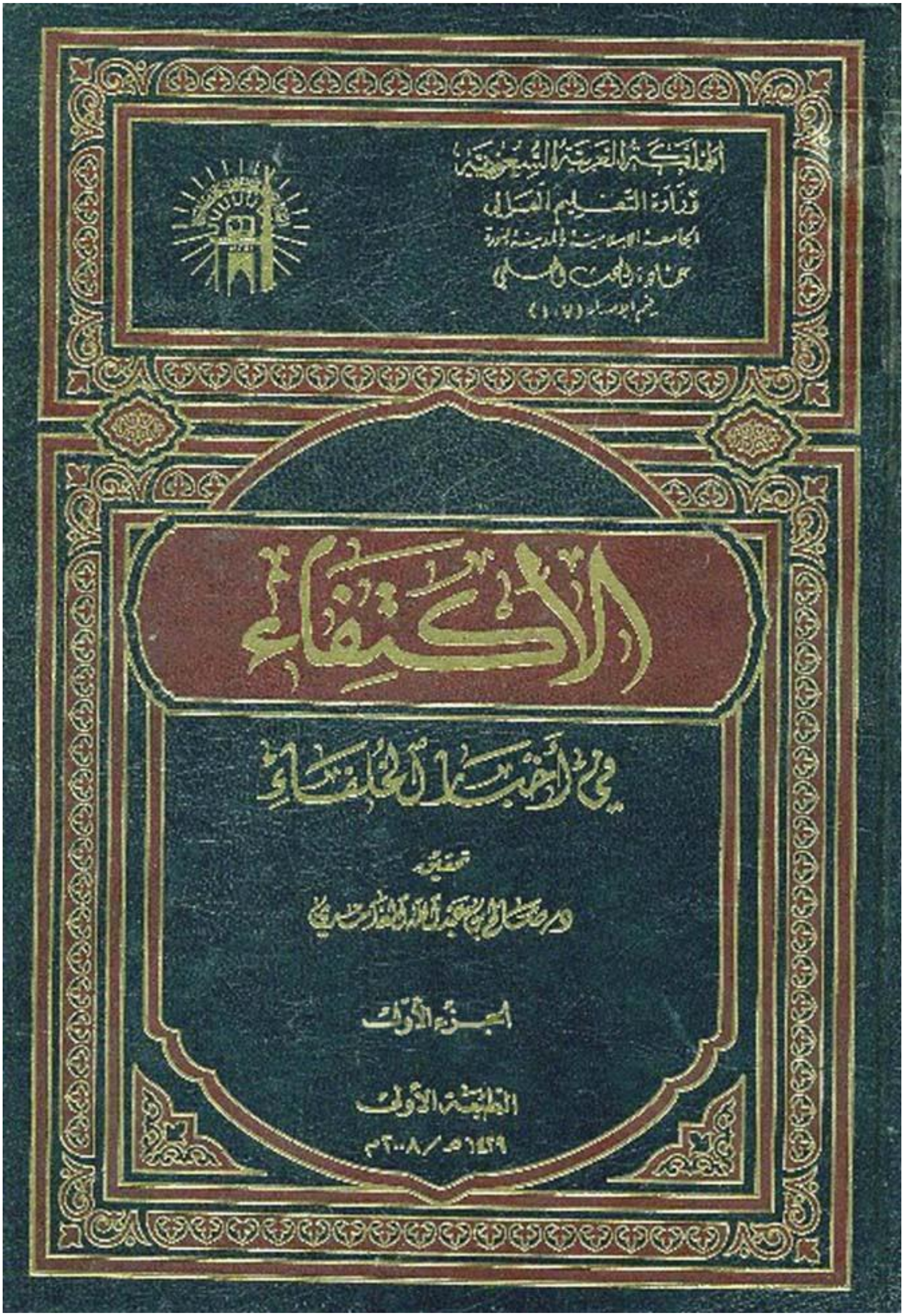
المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
عمادة البحث العلمي
الاكتفاء
في أخبار الخلفاء
تحقيق
الجزء الأول
الطبعة الأولى
١٤٢٩هـ / ٢٠٠٨م

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
عمادة البحث العلمي
رقم الإصدار : (١٠٧)

الاكتفاء في أخبار الخلفاء

تحقيق
د. صالح بن عبد الله الغامدي

الجزء الأول

الطبعة الأولى
١٤٢٩هـ / ٢٠٠٨م

ح) الجامعة الإسلامية، ١٤٢٩هـ
فهرس مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
الغامدي، صالح بن عبدالله
الاكتفاء في أخبار الخلفاء،./ صالح بن عبدالله الغامدي.- المدينة المنورة، ١٤٢٩هـ
..ص ؛ ..سم
ردمك: ٠-٥٩٤-٠٢-٩٩٦٠-٩٧٨
١-التاريخ الإسلامي ٢-الملوك والحكام - تاريخ إسلامي أ. العنوان
ديوي ٩٥٣ ١٤٢٩/٣٨٢٨
رقم الإيداع: ١٤٢٩/٣٨٢٨
ردمك: ٠-٥٩٤-٠٢-٩٩٦٠-٩٧٨

جميع حقوق الطبع محفوظة
للجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

(ترجمت أمّه، ولقبه)[١]:

أمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف. ولدته في جوف الكعبة[٢]، وهي أول هاشمية وُلِدَت لهاشمي، أسلمت وهاجرت إلى النبي ﷺ، وسمت ولدها علياً: حيدرة، باسم أبيها[٣] وهو[٤] من أسماء الأسد.

وروي عن علي[٥] ﷺ أنّه قال: أنا الذي سمتني أمي حيدرة[٦]

ورُوي[٧] أن بعض أهل النسب قال: هل تعرفون رجلاً في

(١) عنوان جانبي من المحقق.

(٢) أورده الحاكم: المستدرك ٤٨٣/٣ والمسعودي: ومروج الذهب ٣٥٨/٣، وابن أبي الحديد: شرح نهج البلاغة ١٤/١، والحسيني: عمدة الطالب ص٥٠، قال خليفة: ولد علي بمكة في شعب بني عبد المطلب. قلت: والذي عليه علماء أهل السنة والجماعة أن حكيم بن حزام ﷺ هو الذي ولد في الكعبة، فكانت منقبة له. الزبير بن بكار: جمهرة نسب قريش ص٣٥٤ وابن حبان: مشاهير علماء الأمصار ص١٢ والحاكم الكبير: الأسماء والكنى ٢٣٤/٤، وابن عبد البر: الاستيعاب ٣٦٢/١ وابن الأثير: أسد الغابة ٥٢٢/١ والذهبي: سير ٤٦/٣، وتأريخ الإسلام (عهد معاوية) ص١٩٨ وابن حجر: الإصابة ٣٢/٢.

(٣) الحاكم: المستدرك ١٠٨/٣ وابن عبد البر: الاستيعاب ١٨٩١/٤.

(٤) في أ: وهي.

(٥) في أ، ب، ج: عنه.

(٦) الحاكم: المستدرك ١٠٨/٣.

(٧) في أ، ب: ويروى.

چودہ (۱۴) کے مبارک عدد پر اکتفا کرتے ہیں اگر تمام علماء اہل سنت کے اقوال نقل کرنے لگیں تو یہ کتابچہ ضخیم کتاب کی شکل اختیار کرلے گا، یہ ائمہ ،مؤرخین و محدثین علمائے اہل سنت کے اقوال تھے جنکی قدر و منزلت اہل سنت کے یہاں مسلم ہے۔

دل صاحب انصاف سے انصاف طلب ہے۔

کیا یہی انصاف ہے؟ کہ اگر علماء کا ایک گروہ ابن حزام کی کعبہ میں ولادت کا ذکر کرے تو وہ قابل قبول اور اگر علماء کا دوسرا گروہ امیرالمومنین علیہ السلام کی کعبہ میں ولادت کا ذکر کرے تو روایت موضوع منگھڑت ہوجائے! اس کی فقط ایک ہی وجہ ہے ہے بغض علیؑ جو کہ ماں کی خطاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری وجہ نہیں ہو سکتی یہاں تک علماء کے اقوال تھے۔

خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت خبر متواتر سے ثابت ہے:

علماء اہل سنت نے امیرالمومنین علیہ السلام کی کعبہ میں ولادت کی تصریح کی ہے بلکہ اسے خبر متواتر تسلیم کیا ہے:

امام اہل سنت حاکم نیسابوری نے اس خبر کو متواتر کہا ہے :

"فقد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في جوف الكعبة"

متواتر اخبار سے ثابت ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

[المستدرك على الصحيحين للامام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري وبذيله التلخيص للحافظ الذهبي رحمهما الله طبعة مزيدة بفهرس الأحاديث الشريفة بإشراف د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي الجزء الثالث دار المعرفة بيروت –لبنان ، ج3، ص483]

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1752_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B3%D8%AA%D8%AF%D8%B1%D9%83-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%A7%D9%83%D9%85-%D8%A7%D9%84%D9%86%D9%8A%D8%B3%D8%A7%D8%A8%D9%88%D8%B1%D9%8A-%D8%AC-%D9%A3/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_483

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وهشام، وأمهم زينب بنت العوام بن خويلد بن عبد العزى بن قصي، ويقال: بل أم هشام بن حكيم مليكة بنت مالك بن سعد من بني الحارث بن فهر، وقد أدرك ولد حكيم بن حزام كلهم النبي ﷺ وأسلموا يوم الفتح وصحبوا رسول الله ﷺ، وكان حكيم بن حزام فيما ذكر قد بلغ عشرين ومائة سنة ومرّ به معاوية عام حج فأرسل إليه بلقوح يشرب من لبنها وذلك بعد أن سأله أي الطعام تأكل؟ فقال: أما مضغ فلا مضغ فيّ فأرسل إليه باللقوح وأرسل إليه بصلة فأبى أن يقبلها وقال: لم آخذ من أحد بعد النبي ﷺ شيئاً، ودعاني أبو بكر وعمر إلى حقي فأبيت عليهما أن آخذه.

قال ابن عمر: ثنا ابن أبي الزناد، عن أبيه قال: قيل لحكيم بن حزام ما المال يا أبا خالد؟ فقال: قلة العيال. قال: وقدم حكيم بن حزام المدينة فنزلها وبنى بها داراً ومات بالمدينة سنة أربع وخمسين وهو ابن مائة وعشرين سنة.

١٦٤٢/٦٠٤٤ - أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه، ثنا إبراهيم بن إسحاق الحربي، ثنا مصعب بن عبد الله فذكر نسب حكيم بن حزام وزاد فيه وأمه فاختة بنت زهير بن أسد بن عبد العزى وكانت ولدت حكيماً في الكعبة وهي حامل فضربها المخاض وهي في جوف الكعبة فولدت فيها فحملت في نطع وغسل ما كان تحتها من الثياب عند حوض زمزم ولم يولد قبله ولا بعده في الكعبة أحد.

قال الحاكم: وهم مصعب في الحرف الأخير فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في جوف الكعبة.

١٦٤٣/٦٠٤٥ - أخبرنا الشيخ أبو بكر بن إسحاق الإمام رحمه الله، أنا إسماعيل بن قتيبة، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، عن أبيه أن حكيم بن حزام لم يقبل من أبي بكر شيئاً حتى قبض ولا من عمر حتى قبض ولا من عثمان ولا من معاوية حتى مات.

١٦٤٤/٦٠٤٦ - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن

٦٠٤٤ - قال في التلخيص: قال الحاكم: وهم مصعب في الحرف الأخير، فقد تواترت الأخبار أن علياً ولد في جوف الكعبة.
٦٠٤٥ - سكت عنه الذهبي في التلخيص.
٦٠٤٦ - قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

تواتر کی تصریح پر ایک ناصبی کا امام حاکم پر اعتراض:

حاکم کے اس قول سے ناصبیوں کے دل جل کر خاکسر ہو گئے حاکم کی رد میں ایک ناصبی لکھتا ہے :

(امام حاکم کو خود ایسا زبردست وہم ہوا ہے کہ جسکی کوئی مثال ہی نہیں ہے، حالانکہ امام حاکم کو اور بھی بڑے بڑے وہم ہوئے ہیں۔

امام حاکم نے متواتر خبروں سے علی رضی اللہ عنہ کا مولود کعبہ ہونا بیان کیا،جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اہلسنت والجماعت کی کسی بھی حدیث یاتاریخ کی کتاب میں ایسی کوئی جھوٹی روایت بھی موجود نہیں ہے،سوائے ایک اکیلی روایت اور وہ بھی ضعیف ہے۔

تو پھر تواتر کہنا سراسر ظلم کی بات ھے۔ یا پھر زبردست وھم ھے۔ اور پھر امام حاکم میں شیعت بھی تھی۔ جسکا انکار ممکن نہیں۔

اس قول کو بطور دلیل پیش کرنا کم فہمی ہے کیونکہ حاکم یہاں تو تواتر کا دعویٰ کر رہے ہیں اور فضائل علیؑ کے باب میں ایک بھی صحیح بلکہ صحیح تو دور ایک ضعیف روایت بھی پیش کرنے کی جرأت نہ کرسکے جس میں حاکم کے دعوے کی دلیل ہو تو فقط حاکم کے کہنے پر متواتر کون مانے؟

جب کہ حاکم کی تاریخ وفات ٤٠٥ ھجری ہے اب ایک واقعہ جو کہ حاکم کی پیدائش سے بھی کئی سو سال پہلے کا ہے اس واقعہ کو حاکم کے کہنے پر تسلیم کرنا اور نہ صرف تسلیم بلکہ متواتر کہنا نا انصافی ہوگا

دوسری بات یہ کہ اس کے تواتر کے دعوے میں حاکم منفرد ہیں ان کے سوا محدثین میں سے کسی نے اس واقعہ کے تواتر کا دعویٰ نہیں کیا۔

تیسری اور اہم بات یہ کہ اہل علم جانتے ہیں کہ حاکم نیم شیعہ تھے اور ان کا تواتر کا دعویٰ اسی سلسلے کی ایک کڑی بھی ہوسکتا ہے۔)

https://forum.mohaddis.com/threads/%D9%85%D9%88%D9%84%D9%88%D8%AF-%DA%A9%D8%B9%D8%A8%DB%81-%DA%A9%D9%88%D9%86%D8%9F%D8%9F-%D8%AD%D9%86%DB%8C%D9%81-%D9%82%D8%B1%DB%8C%D8%B4%DB%8C-%DA%A9%D8%A7-%D8%B3%D8%B1-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%A7%D8%B3-%DA%A9%DB%92-%D8%A7%D9%BE%D9%86%DB%92-%D8%B9%D9%84%D9%85%D8%A7%D8%A1-%DA%A9%D8%A7-/%D8%AC%D9%88%D8%AA%D8%A7.37958

امام حاکم کی تصریح کی ناصبی امنپوری کا اعتراض:

تنبیہ: امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک : 3/384)فرماتے ہیں کہ متواتر روایات سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مولودِ کعبہ ہونا ثابت ہے،لیکن یہ بات امام صاحب رحمہ اللہ کی خطا ہے،کیونکہ متواتر تو کیا اس مفہوم کی روایات ''حسن''یا ''صحیح''بھی نہیں۔

/http://mazameen.ahlesunnatpk.com/moulood-e-kaaba

امام حاکم کا مرتبہ:

اس سے پہلے کہ اشکالات کے جوابات دیں حاکم نیسابوری کے مقام و مرتبہ کو ائمہ اہل سنت کی زبانی ہی نقل کرتے ہیں:

ذہبی لکھتا ہے :

- الإمام الحافظ ، الناقد العلامة ، شيخ المحدثين ، أبو عبد الله بن البيع الضبي الطهماني النيسابوري ، الشافعي
- حدث عنه : الدارقطني وهو من شيوخه

- وصنف وخرج ، وجرح وعدل ، وصحح وعلل ، وكان من بحور العلم
- سمعت الخليل بن عبد الله الحافظ ذكر الحاكم وعظمه ، وقال : له رحلتان إلى العراق والحجاز ، الثانية في سنة ثمان وستين ، وناظر الدارقطني ، فرضيه ، وهو ثقة واسع العلم ، بلغت تصانيفه قريبا من خمسمائة جزء ، يستقصي في ذلك ، يؤلف الغث والسمين
- عن عبد الغافر بن إسماعيل قال : الحاكم أبو عبد الله هو إمام أهل الحديث في عصره
- واختص بصحبة الإمام أبي بكر الصبغي ، وكان الإمام يراجعه في السؤال والجرح والتعديل
- ولقد سمعت مشايخنا يذكرون أيامه ، ويحكون أن مقدمي عصره مثل أبي سهل الصعلوكي والإمام ابن فورك وسائر الأئمة يقدمونه على أنفسهم ، ويراعون حق فضله ، ويعرفون

له الحرمة الأكيدة . ثم أطنب عبد الغافر في نحو ذلك من تعظيمه ، وقال : هذه جمل يسيرة هي غيض من فيض سيره وأحواله ، ومن تأمل كلامه في تصانيفه ، وتصرفه في أماليه ، ونظره في طرق الحديث أذعن بفضله ، واعترف له بالمزية [ص: 171] على من تقدمه ، وإتعابه من بعده ، وتعجيزه اللاحقين عن بلوغ شأوه ، وعاش حميدا ، ولم يخلف في وقته مثله ، مضى إلى رحمة الله في ثامن صفر سنة خمس وأربعمائة

- قال أبو حازم عمر بن أحمد العبدويي الحافظ : سمعت الحاكم أبا عبد الله إمام أهل الحديث في عصره
- وسمعت السلمي يقول : سألت الدارقطني : أيهما أحفظ : ابن منده أو ابن البيع ؟ فقال : ابن البيع أتقن حفظا.
- قال أبو حازم : أقمت عند أبي عبد الله العصمي قريبا من ثلاث سنين ، ولم أر في جملة مشايخنا أتقن منه ولا أكثر

تنقيرا ، وكان إذا أشكل عليه شيء ، أمرني أن أكتب إلى الحاكم أبي عبد الله ، فإذا ورد جواب كتابه ، حكم به ، وقطع بقوله .

- قال ابن طاهر : سألت سعد بن علي الحافظ عن أربعة تعاصروا : أيهم أحفظ ؟ قال : من ؟ قلت : الدارقطني ، وعبد الغني ، وابن منده ، والحاكم . فقال : أما الدارقطني فأعلمهم بالعلل ، وأما عبد الغني فأعلمهم بالأنساب ، وأما ابن منده فأكثرهم حديثا مع معرفة تامة ، وأما الحاكم فأحسنهم تصنيفا.
- قال ابن طاهر : ورأيت أنا حديث الطير جمع الحاكم بخطه في جزء ضخم ، فكتبته للتعجب
- فقال أبو علي : لا تفعل ، فما رأيت أنت ولا نحن في سنه مثله ، وأنا أقول : إذا رأيته رأيت ألف [ص: 177] رجل من أصحاب الحديث.

- امام، حافظ، احادیث کا محقق، علامہ محدثین کا بزرگ دارقطنی نے اس کے استاد ہونے کے بعد بھی اس سے روایت نقل کی، تصنیف و (احادیث کی)تخریج کرنے والا (راویوں کے متعلق)جرح و تعدیل کرنے والا، (سقیم)و صحیح و علل حدیث کا ماہر علم کا سمندر۔
- خلیل بن عبداللہ نے کہا اس وہ ثقہ بہت زیادہ علم رکھنے والا تھا اس کی تصانیف کی تعداد پانچ سو کے قریب پہنچی، عبدالغفار نے کہا حاکم ابو عبداللہ اپنے زمانے میں اہل حدیثوں کا امام تھا۔
- امام ابوبکر صبغی راویوں پر جرح و تعدیل کے باب میں حاکم کی طرف رجوع کرتا تھا۔
- میں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ وہ حاکم کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اس دور کے کے بزرگان جیسے ابو سہل صعلوکی، امام ابن فورک اور تمام ائمہ حاکم کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اس کے فضل و کمال و اس کی حرمت سے خوب آگاہ تھے۔

- ابو حازم عمر بن أحمد عبدوی کہتا ہے میں نے سنا حاکم ابو عبداللہ سے جو اپنے وقت اہل حدیثوں کا امام تھا۔
- سلمی کا بیان ہے کہ میں نے دارقطنی سے پوچھا ابن مندہ وہ ابن البیع (حاکم)میں کون بڑا حافظ اس نے کہا ابن البیع متقن حافظ ہے۔
- ابو حازم کہتا ہے میں تین سال کے قریب ابو عبداللہ عصمی کے پاس مقیم رہا میں نے اپنے مشائخ میں کسی کو بھی اس کے برابر نہیں دیکھا جب بھی اسے کسی مسئلے میں شک ہوتا تو مجھے حکم دیتا کہ اسے لکھ کر حاکم کی سے دریافت کروں اور جب اس کے خط کا جواب آتا تو اس ہی پر حکم کرتا و یقین کرتا
- ابن طاہر کہتا ہے :"میں نے حافظ سعد بن علی سے پوچھا چار حافظ حدیث ہم عصر ہیں ،ان میں بڑا حافظ حدیث کون ہے؟کہنے لگا وہ کون ہیں؟میں نے کہا کہ بغداد میں دارقطنی،مصر میں عبدالغنی،اصفہان میں ابن مندہ،اور نیشاپور میں حاکم،تو کہا دارقطنی علل حدیث ہے کا،عبدالغنی انساب کا بڑا عالم ہے،ابن مندہ پے پاس حدیث کا زیادہ علم ہے اور اسے اس فن میں معرفت تامہ حاصل ہےاور حاکم تصنیف میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔

- ابن طاہر کا بیان ہے کہ میں نے حاکم کے ہاتھ سے لکھا اس کا جمع کردہ حدیث طیر کا ضخیم جزء دیکھا۔
- میں کہتا ہوں تونے اسے دیکھا گویا ایسا ہے کہ جیسے ایک ہزار علماء حدیث کو دیکھا۔
- یہ حاکم کے وہ مناقب تھے جنھے ائمہ اہل سنت میں بیان کیا طوالت کے خوف سے اس ہی پر اکتفا کرتے ہیں، قابل غور امر یہ ہے کہ حاکم کی پانچ سو میں سے چند کتابوں کے سوا سب ضائع ہو گئیں تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا یہ دعوی بغیر دلیل کے ہے شاہد مثال حدیث طیر ہی ہے بقول ابن طاہر یہ ایک ضخیم مجموعہ تھا جو آج ندارد ہے۔

[سير أعلام النبلاء

الذهبي - شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

مؤسسة الرسالة

سنة النشر: 1422هـ / 2001م ج17 ص 362]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=4046&idto=4046&bk_no=60&ID=3905

سوال یہ ہے کہ کیا اس مقام و مرتبہ کا امام جھوٹ بولتا ہے کہ بغیر کسی دلیل کے تواتر کا جھوٹا دعوی کر سکتا ہے؟ یہ وہم و گمان تو ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔یا حاکم اپنے دعوے میں سچا تھا یا جھوٹا اور ناصبیوں کی اس سے بھی زیادہ بڑی مشکل ذہبی کا حاکم کی تحقیق کو تسلیم کرنا ہے۔ کیا تقیہ باز ناصبیوں میں اتنی جرات ہے کہ ان دونوں کو جھوٹا کہہ سکیں؟

حضرت علیؑ کی خانہ کعبہ میں ولادت پر حدیث:

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولادت بیت اللہ میں ہونے کے متعلق نہ فقط علماء کی تصریحات ہیں بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی

صحیح سند حدیث موجود ہے جسکو امام اہل سنت محمد بن یوسف کنجی نے متصل سند سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

أخبرنا الشيخ المقري أبو إسحاق إبراهيم بن يوسف بن بركة الكتبي في مسجده بمدينة الموصل ومولده سنة « 554 هـ » ، قال : أخبرنا أبو العلاء الحسن بن أحمد ابن الحسن العطار الهمداني إجازة عامة إن لم تكن خاصة، أخبرنا أحمد بن محمد بن إسماعيل الفارسي، حدثنا فاروق الخطابي، حدثنا الحجاج بن المنهال عن الحسن ابن مروان بن عمران الغنوي عن شاذان بن العلاء، حدثنا عبد العزيز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المكي المعروف بالزنجي عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله، قال : سألت رسول الله عن ميلاد علي بن أبي طالب، فقال : « لقد سألتني عن خير مولود وُلِدَ في شبه المسيح ، إنَّ الله تبارك وتعالى خلق عليا من نوري وخلقني من نوره وكلانا من نور واحد، ثم إنّ الله عز وجل نقلنا من صُلب آدم في أصلاب طاهرة إلى أرحام زكية فما

نقلت من صلب إلا ونُقِلَ عليٌّ معي فلم نزل كذلك حتى استودعني خيرَ رحمٍ وهي آمنة، واستودع علياً خيرَ رحمٍ وهي فاطمة بنت أسد، وكان في زماننا رجل زاهد عابد يقال له المبرم بن دعيب بن الشقبان قد عبد الله تعالى مأتين وسبعين سنة، لم يسأل الله حاجة فبعث الله إليه أبا طالب، فلما أبصره المبرم قام إليه، وقَبَّلَ رأسه وأجلس بين يديه، ثم قال له : من أنت؟ فقال : رجلٌ من تهامة، فقال : من أي تهامة؟ فقال : من بني هاشم، فوثب العابد فقبَّل رأسه ثانية، ثم قال : يا هذا إنَّ العلي الأعلى ألهمني إلهاما، قال أبو طالب : وما هو؟ قال : ولد يولد من ظهرك وهو ولي الله عز وجل، فلما كانت الليلة التي وُلِدَ فيها عليٌّ أشرقت الأرض، فخرج أبو طالب، وهو يقول : أيها الناس وُلِدَ في الكعبة ولي الله عز وجل، فلما أصبح دخل الكعبة.

حضرت جابر بن عبداللہ علیہما الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے امیرالمومنین علیہ السلام کی ولادت کے متعلق سوال کیا آپ صلی

اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا بے شک تم نے بہترین مولود کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح پیدا ہوئے، اللہ سبحانہ تعالی نے علی کو میرے نور سے اور مجھ کو اس کے نور سے اور ہم دونوں کو ایک ہی نور سے خلق کیا اس کے بعد اللہ سبحانہ تعالی نے ہم کو آدم علیہ السلام کی صلب سے طیب و طاہر صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا پس میں کسی صلب میں منتقل نہیں ہوا مگر یہ کہ علی (علیہ السلام) میرے ساتھ تھے پس یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ میں بہترین رحم میں منتقل ہوا اور وہ آمنہ (علیہا السلام) تھیں اور علی (علیہ السلام) بھی بہترین رحم میں منتقل ہوئے اور وہ فاطمہ بنت اسد (علیہما السلام) تھیں اور ہمارے زمانے میں ایک زاہد و عابد شخص تھا جس کو مبرم بن دعیب بن شقبان کہا جاتا تھا اس نے اللہ سبحانہ تعالی کی عبادت 270 سال تک کی اور اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کیا پس اللہ سبحانہ تعالی نے اس کی طرف ابو طالب (علیہ السلام)کو بھیجا پس جیسے ہی مبرم کی نظر ان ان پر گی (ان کے احترام میں) اٹھا اور ان کی طرف بڑھ کر سر کا بوسہ لیا اور ان کو اپنے سامنے بیٹھایا پھر ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تہامہ کا ایک آدمی پھر اس نے پوچھا

کون سے تہامہ سے فرمایا بنی ہاشم سے، پس پھر عابد نے دوبارہ آپ کے سر کو چوما اور کہا اے شخص بلند و بالا (اللہ سبحانہ تعالی) نے مجھے الہام کیا ہے ابو طالب (علیہ السلام) نے فرمایا کیسا الہام ،کہا تمہاری پشت سے ایک بیٹا ہوگا تو وہ اللہ عزوجل کا ولی ہوگا، پس جس رات علی (علیہ السلام)کی ولادت ہوئی تو تو زمین نورانی ہو گئ، پس ابوطالب (علیہ السلام) نکلے اور کہا اے لوگوں کعبے میں اللہ کا ولی پیدا ہو گیا، اور جب صبح ہوئی تو کعبہ میں داخل ہوئے۔

[كفاية الطالب في مناقب علي بن أبي طالب

تأليف:الگنجي الشافعي، محمد بن يوسف

الموضوع : أهل البيت

الناشر : دار إحياء تراث أهل البيت عليهم السلام ،ج 1 ص406]

https://lib.eshia.ir/86841/1/406

www.shiafaith.org
facebook.com/shiafaith t.me/asnaashar12

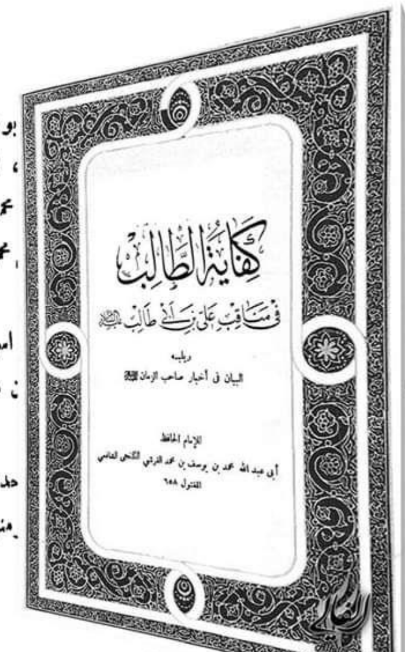

بو علي بن ابي القاسم
، اخبرنا محمد بن
محمد ، اخبرنا محمد
محمد بن عبدالرحمان
اسرائيل ؛ عن
ن علي بن ابي طالب
حدثنا معتمر ، عن
منين علي بن ابي

الباب السابع

في مولده عليه السلام

اخبرنا الشيخ المقرى ابو اسحاق ابراهيم بن يوسف بن بركة الكتبي في مسجده بمدينة الموصل — ومولده سنة ٥٥٤ — قال : اخبرنا ابو العلا الحسن بن احمد بن الحسن العطار الهمداني إجازة عامة إن لم تكن خاصة ، اخبرنا احمد بن محمد بن اسماعيل الفارسي ، حدثنا فاروق الخطابي ، حدثنا الحجاج ابن المنهال عن الحسن بن مروان بن عمران الغنوي ، عن شاذان بن العلاء ،

(١٠٨٧) كنز العمال ٣ : ٣٣٦ ، نور الابصار ٩٤ .

حدثنا عبد العزيز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المكي المعروف بالزنجي عن ابي الزبير ، عن جابر بن عبد الله ، قال : سألت رسول الله صلى الله عليه وآله عن ميلاد علي بن ابي طالب فقال : لقد سألتني عن خير مولود ولد في شبه المسيح عليه السلام إن الله تبارك وتعالى خلق علياً من نوري وخلقني من نوره ، وكلانا من نور واحد ، ثم إن الله عز وجل نقلنا من صلب آدم عليه السلام في اصلاب طاهرة الى ارحام زكية فما نقلت من صلب إلا ونقل علي معي ، فلم نزل كذلك حتى استودعني خير رحم وهي آمنة ، واستودع علياً خير رحم وهي فاطمة بنت أسد وكان في زماننا رجل زاهد عابد يقال له المبرم بن دعيب بن الشقبان ، قد عبد الله تعالى مائتين وسبعين سنة لم يسأل الله حاجة ، فبعث الله اليه ابا طالب فلما ابصره المبرم قام اليه وقبل رأسه وأجلسه بين يديه ، ثم قال له من أنت ؟ فقال : رجل من تهامة ، فقال : من أي تهامة ؟ فقال : من بني هاشم ، فوثب العابد فقبل رأسه ثانية ، ثم قال : يا هذا إن العلي الأعلى ألهمني إلهاماً قال : ابو طالب وما هو ؟ قال : ولد يولد من ظهرك وهو ولي الله عز وجل فلما كان الليلة التي ولد فيها علي اشرقت الأرض ، فخرج ابو طالب وهو يقول : أيها الناس ولد في الكعبة ولي الله عز وجل ، فلما اصبح دخل الكعبة وهو يقول :

يا رب هذا الغسق الدجى والقمر المنبلج المضي
بين لنا من أمرك الخفي ماذا ترى في إسم ذا الصبي

قال فسمع صوت هاتف يقول :

يا اهل بيت المصطفى النبي خصصتم بالولد الزكي
إن اسمه من شامخ العلي علي اشتق من العلي (١٠٨٧)

(١٠٨٨) تذكرة الخواص ١٢ ، الغدير ٦ : ٢١ ـ ٣٨ فصل : ولادة امير المؤمنين في الكعبة .

الكنجي الشافعي : عن رسول الله ص علي ع ولد في الكعبة

کنجی شافعی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ وہ کتاب میں فقط وہی صحیح احادیث نقل کریگا جو اسنے مختلف شہروں میں اپنے مشائخ سے سنیں جوکہ ائمہ و حفاظ کی کتب میں موجود ہیں۔

إملاء كتابٍ يشتمل على بعض ما رويناه عن مشايخنا في البلدان، من أحاديث صحيحةٍ من كتب الأئمّة والحفّاظ في مناقب أمير المؤمنين عليٍّ عليه السّلام

[كفاية الطالب في مناقب علي بن أبي طالب

تأليف:الگنجي الشافعي، محمد بن يوسف

الموضوع : أهل البيت

الناشر : دار إحياء تراث أهل البيت عليهم السلام ،ج 1 ص 37]

https://lib.eshia.ir/86841/1/37

كفاية الطالب

في مناقب علي بن ابي طالب عليه السلام

الحافظ
محمد بن يوسف الكنجي الشافعي

Bibliotheca Alexandrina
0111100

حضر المجلس صدور البلد من النقباء والمدرسين والفقهاء وأرباب الحـديث ، فذكرت بعد الدرس احاديث ، وختمت المجلس بفصل في مناقب اهل البيت عليهم السلام فطعن بعض الحاضرين ـ لعدم معرفته بعلم النقل ـ في حديث زيد بن ارقم في غدير خم (٣) .

وفي حديث عمار في قوله صلى الله عليه وآله : (طوبى لمن احبك وصدّق فيك) (٤) فدعتني الحمية لمحبّتهم على إملاء كتاب يشتمل على بعض ما رويناه عن مشايخنا في البلدان ، من احاديث صحيحة من كتب الأئمة والحفاظ في مناقب امير المؤمنين علي عليه السلام ، الذي لم ينل رسول الله صلى الله عليه وآله فضيلة في آبائه وطهارة في مولده إلا وهو قسيمة فيها ، تأسياً بما رويناه عن علي بن محمد بن عبد الصمد السخاوي إمام القراء بجامع دمشق (٥) ، وعلي بن هبة الله سلامة ابن الجميزي الخطيب بمصر (٦) ، وعبد الله بن الحسين بن رواحة بحلب (٧) وغيرهم ، قالوا اخبرنا الحافظ ابو طاهر احمد بن محمد السلفي (٨) ، انبأنا القاضي ابو المحاسن عبدالواحد

---

(٣) الصحابي المعروف ، المتوفى ٦٦ / ٦٨ مسند احمد بن حنبل ٤ : ٣٦٨ خصائص النسائي ، الكنى والاسماء ٢ : ٦١ ، المستدرك ٣ : ١٠٩ ، الرياض النضرة ٢ ، ١٦٩ ، الفصول المهمة : ٢٣ ، بطرق اخرى تجدها في الغدير ١ : ٢٩ ـ ٣٧ .

(٤) عن عمار بن ياسر قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول لعلي: يا علي طوبى لمن احبك وصدق فيك ، وويل لمن ابغضك وكذب فيك ؛ مستدرك الصحيحين ٣ : ١٣٥ ، تاريخ بغداد ٩ : ٧١ بطريقين ، مجمع الزوائد ٩ : ١٣٢ ، الرياض النضرة ٢ : ٢١٥ ، ذخائر العقبى : ٩٢ .

(٥ ـ ٨) تأتي تراجمهم في الصفحات التالية

اہلسنت کے یہاں صحیح حدیث کا اصول:

اہل سنت کے یہاں یہ اصول ہے کہ حدیث کی تصحیح اس کے راویوں کی توثیق ہوتی ہے۔

ذہبی لکھتا ہے:

الثقة: مَن وثَّقَه كثيرٌ، ولم يُضعَّف. ودُونَه: مَن لم يُوثَّق ولا ضُعِّف. فإن خُرِّج حديثُ هذا في الصحيحين، فهو مُوَثَّق بذلك. وإن صَحَّح له مثلُ الترمذيِّ وابنِ خزيمة، فجيِّدٌ أيضاً. وإن صَحَّحَ له كالدارقطنيِّ والحاكم، فأقلُّ أحوالهِ: حُسْنُ حديثه."

"ثقہ وہ ہے جسے اکثریت ثقہ کہے، اور اس کی تضعیف نہ کی گئی ہو۔ اُس سے کم درجے میں وہ ہے جس کی نہ توثیق کی گئی اور نہ تضعیف، پس اگر ایسے شخص کی حدیث اگر صحیحین میں مروی ہو تو اس وجہ سے وہ اس کی توثیق ہو گی، اور اگر اس کی حدیث کی ترمذی، اور ابن خزیمہ تصحیح کریں تو وہ بھی اسی طرح جید ہو گی، اور اگر الدارقطنی اور الحاکم اس کی حدیث کی تصحیح کریں تو اس کا کم سے کم حال یہ ہو گا کہ وہ حسن الحدیث ٹھہرے گا"۔

[الكتاب: الموقظة في علم مصطلح الحديث

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (ت ٧٤٨هـ)

اعتنى به: عبد الفتاح أبو غُدّة

الناشر: مكتبة المطبوعات الإسلامية بحلب

الطبعة: الثانية، ١٤١٢ هـ ص 78]

https://al-maktaba.org/book/8195/57

حدیث کے راوی:

(١)عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي:

ابن حجرعبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفي کے متعلق لکھتا ہے :

"قلت صحُّح بن خزَيْمَة حَدِيثه وَمُقْتَضَاهُ أَن يكون عِنْده من الثِّقَات"

"میں کہتا ہوں: ابن خزیمۃ نے ان کی حدیث کی تصحیح کی ہے جو اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ اس کے نزدیک ثقات میں سے تھا۔

[الكتاب: تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)

المحقق: د. إكرام الله إمداد الحق

الناشر: دار البشائر ـ بيروت

الطبعة: الأولى ـ ١٩٩٦م ج1 ص 793]

https://shamela.ws/book/1893/1037

محمد بن یوسف شافعی پر شیعہ ہونے کے الزام کا ازالہ:

محمد بن یوسف شافعی کے متعلق ناصبیوں نے یہ افترا پردازی کی کہ وہ شیعہ تھا لحاظہ اس کی بیان کردہ روایات قابل قبول نہیں، ان شاء اللہ محدثین اہل سنت کے

بنائے ہوئے اصولوں پر ہی ثابت کریں گے کہ نہ فقط کنجی شافعی مذہب اہلسنت پر تھا بلکہ ائمہ اہل سنت میں اس کا شمار ہوتا تھا۔

چنانچہ کنجی کا ہم عصر اور ساتھی محدث امام علاءالدین علی بن مظفر کندی لکھتا ہے:

الإمام العالم الحافظ فخر الدين أبو عبد الله محمد بن يوسف بن محمد النوفلي المعروف بالكنجي

[الرسالة للإمام المطلبي محمد بن إدريس الشافعي 150 - 204 عن أصل بخط الربيع بن سلمان كتبه في حياة الشافعي لما نظرت الرسالة للشافعي أذهلتني، لأنني رأيت رجل عاقل فصيح ناصح، فإني لأكثر الدعاء له. عبد الرحمن بن مهدي بتحقيق وشرح أحمد محمد شاكر،ص 61]

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/819_%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%B3%D8%A7%D9%84%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%A5%D9%85%D8%A7%D9%85-

%D8%A7%D9%84%D8%B4%D8%A7%D9%81%D8%B9%D9%8A/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_59

کنجی کو ان القاب سے نوازنے والا کندی خود بھی علمائے اہل سنت میں بڑے مقام و مرتبہ والا امام و عالم ہے کہ جو متعدد علوم میں مہارت رکھنے کے سبب قابل احترام شخصیت شمار ہوتا ہے چنانچہ ابن کثیر نے اس کے محاسن کا تذکرہ کیا ہے لکھتا ہے

:

الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْمُقْرِئُ الْمُحَدِّثُ النَّحْوِيُّ الْأَدِيبُ عَلَاءُ الدِّينِ عَلِيُّ بن المظفر بن إبراهيم بن عمر ابن زَيْدِ بْنِ هِبَةِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثُمَّ الدِّمَشْقِيُّ، سَمِعَ الْحَدِيثَ عَلَى أَزْيَدَ مِنْ مِائَتَيْ شَيْخٍ وَقَرَأَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ، وَحَصَّلَ عُلُومًا جَيِّدَةً، وَنَظَمَ الشِّعْرَ الْحَسَنَ الرَّائِقَ الْفَائِقَ، وَجَمَعَ كِتَابًا فِي نَحْوٍ مِنْ خَمْسِينَ مُجَلَّدًا، فِيهِ عُلُومٌ جمة أكثرها أدبيات سماها التَّذْكِرَةَ الْكِنْدِيَّةَ، وَقَفَهَا بِالسُّمَيْسَاطِيَّةِ وَكَتَبَ حَسَنًا وَحَسَبَ جَيِّدًا، وَخَدَمَ فِي عِدَّةِ خِدَمٍ، وَوَلِيَ مَشْيَخَةَ دَارِ الْحَدِيثِ النَّفِيسِيَّةِ فِي مُدَّةِ عَشْرِ سِنِينَ وَقَرَأَ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ مَرَّاتٍ

عَدِيدَةً، وأَسمع الْحَدِيث، وكَانَ يَلُوذُ بِشَيْخِ الإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ، وتُوُفِّيَ ببستان عند قبة المسجد لَيْلَةَ الأَرْبِعَاء سَابِعَ عَشَرَ رجَبٍ، وَدُفِنَ بِالْمِزَّةِ عَنْ سِتٍّ وَسَبْعِين سَنَةً.

[الكتاب: البداية والنهاية

المؤلف: عماد الدين أبو الفداء إسماعيل بن عمر القرشي الدمشقي المعروف بـ (ابن كثير) (ت ٧٧٤ هـ)

طبع: مطبعة السعادة - القاهرة

(الجزء الأول فقط، طبع مطبعة كردسان العلمية بمصر، لصاحبها فرج الله الكردي)

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ - ١٣٥٨ هـ ،ج 14 ص 78]

https://shamela.ws/book/23708/4672

(۲) ابو شامہ مقدسی لکھتا ہے:

الفخر محمّد بن يوسف بن محمّد الكنجي، وكان من أهل العلم بالفقه والحديث، لكنه كان فيه كثرة كلام، وميل إلى مذهب الرافضة، جمع لهم كتباً توافق أغراضهم، وتقرّب بها إلى الرؤساء منهم في الدولتين الإسلامية والتاتارية،

[الذيل على الروضتين ص 208]

فخر محمد بن یوسف بن محمد کنجی اور وہ فقہ و حدیث کے عالموں میں سے تھا مگر اس کے متعلق بہت کلام کیا گیا ہے اس کا میلان مذہب رافضہ کی طرف تھا ان نے ایک کتاب بھی لکھی جو ان کی غرائض کے موافق تھی اور اس کے سبب اس نے دونوں حکومتوں کا تقرب حاصل کیا اسلامی اور تاتری، ابو شامہ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ وہ فقہ و حدیث کا عالم تھا، رہی بات اس پر کلام کرنے والوں کی تو مشخص نہیں کلام کرنے والے کون تھے، اور جہاں تک تہمت رافضیوں سے میلان کی ہے وہ بھی جھوٹ ہے اس کا جواب آخر میں مفصل دیا جائے گا، ابو شامہ نے کتاب کا نام بھی ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہوتا اس کی مراد کون سی کتاب ہے کیونکہ

اس کی کتب میں کوئی نئی چیز نہیں تھی جو اس نے لکھی ہو بلکہ اس سے پہلے ائمہ اہل سنت اپنی کتب میں ان مضامین کی احادیث کو نقل کر چکے تھے، اور یہ بات بھی کذب محض ہے کہ اس کتاب کے ذریعے اس نے روافض و اسلامی و تاتری حکومت کا تقرب حاصل کیا نہ تو شیعہ اس وقت قدرت میں تھے کہ کتاب کے سبب ان سے نفع حاصل کرتا اور نہ ہی وہ دونوں حکومتیں شیعہ پرور تھی کہ کتاب کے سبب ان سے تقرب حاصل کیا جاتا بلکہ وہ دور شیعان حیدر کرار علیہ السلام کی آزمائش کا دور تھا۔

(۳) یونینی متوفی 726 لکھتا ہے:

الفخر محمد بن يوسف الكنجي كان رجلاً فاضلاً أديباً وله نظم حسن قتل في جامع دمشق بسبب دخوله مع نواب التتر ومن شعره في أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه وعلى آله:

وكان على أرمد العين يبتغي ... دواء فلما لم يحس مداويا

شفاه رسول الله منه بتفلة ... فبورك مرقياً وبورك راقيا
وقال سأعطي الراية اليوم فارساً ... كمياً شجاعاً في الحروب محاميا
يحب الآله والآله يحبه ... به يفتح الله الحصون كما هيا
فخص به دون البرية كلها ... عليا وسماه الوصي المواخيا
رحمه الله وإيانا:

فخر محمد بن یوسف گنجی فاضل و ادیب انسان تھا تاتار کے نائب کے ساتھ وارد دمشق ہوا اس سبب قتل کیا گیا اور اس نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب (علیہما السلام) رضی اللہ عنہ وآلہ اشعار کہے، ،،،،،،،،، اس پر اور ہم پر اللہ کی رحمت ہو ۔

[الكتاب: ذيل مرآة الزمان

المؤلف: قطب الدين أبو الفتح موسى بن محمد اليونيني (ت ٧٢٦ هـ)

بعناية: وزارة التحقيقات الحكمية والأمور الثقافية للحكومة الهندية

الناشر: دار الكتاب الإسلامي، القاهرة

الطبعة: الثانية، ١٤١٣ هـ - ١٩٩٢ م ،ج1 ص 392]

http://islamport.com/w/tkh/Web/379/148.htm

(۴) محمد بن احمد صالحي متوفي 744

نے گنجی کا شمار علماء حدیث میں کیا ہے اور اس کے لئے رحمت کی دعا بھی کی ہے:

والمحدِّث فخر الدِّين محمد بن يوسف الكنْجي، قُتِل بجامع دمشق)٤ (، وآخرون، رحمهم الله تعالى.

[الكتاب: طبقات علماء الحديث

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عبد الهادي الدمشقي الصالحي (ت ٧٤٤ هـ)

تحقيق: أكرم البوشي، إبراهيم الزيبق

الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنان

الطبعة: الثانية، ١٤١٧ هـ - ١٩٩٦ م ،ج 4 ص 226]

https://shamela.ws/book/1994/1710

(۵) ذہبی نے اس کو حفاظ حدیث میں شمار کیا اور فائدہ مند محدث کہا ہے :

والمحدث المفيد فخر الدين محمد بن يوسف الكنجي قتل

بجامع دمشق لدبره وفضوله،

[الكتاب: تذكرة الحفاظ

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان

الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

وضع حواشيه: زكريا عميرات

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ- ١٩٩٨ م ،ج 4 ص 156]

https://shamela.ws/book/1583/950

اپنی دوسری کتاب تاریخ اسلام میں لکھتا ہے :

٤٦٩ -محمد بْن يوسف بْن محمد. الفَخْرُ الكنجيّ، نزيل دمشق.

عُنِي بالحديث، وسمع الكثير، ورحل وحصّل

محمد بن یوسف بن محمد فخر کنجی دمشق میں اترا (سکونت پذیر ہوا) حدیث کو توجہ دینے والا بہت ساروں سے حدیث سنے والا طلب حدیث کے لے سفر کرنے والا اور (علم) حاصل کرنے والا تھا۔

[الكتاب: تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (ت ٧٤٨هـ)

المحقق: عمر عبد السلام التدمري

الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت

الطبعة: الثانية، ١٤١٣ هـ - ١٩٩٣ م ،ج 14 ص 368-369]

https://shamela.ws/book/12397/22528

(۶)صفدی لکھتا ہے :

٣) - الْفَخر الكنجي(

مُحَمَّد بن يوسُف بن مُحَمّد بن الْفَخر الكنجي نزيل دمشق عني بِالْحَدِيث وَسمع ورحل(

وَحصل كَانَ إِمَامًا مُحدثا لكنه كَانَ يمِيل إِلَى الرّفْض جمع كتبا فِي التَّشيّع وداخل التتار فانْتدبَ لَهُ من تأذى مِنْهُ فبقر جنبه بالجامع فِي سنة ثَمَان وَخمسين وست مائَة وَله شعر يدل على تشيعه وَهُوَ

)وَكَانَ عَليّ أرمد الْعين يَبْتَغِي ... دوَاء فَلَمّا لم يحس مداويا(

)شفَاه رَسُول الله مِنْهُ بتفلة ... فبورك مرقياً وبورك راقيا(

)وَقَالَ سأعطي الرَّاية الْيَوْم فَارِسًا ... كمياً شجاعاً فِي الحروب محاميا(

)يحب الإِلَه والإله يُحِبهُ ... بِهِ يفتح الله الْحُصُون كَمَا هيا(

)فَخص بهَا دون الْبَرِيَّة كلها ... عليا وَسَماهُ الْوَصِيّ المؤاخيا(

محمد بن یوسف بن محمد بن الفخر الکنجی دمشق میں سکونت پذیر حدیث سے شغف رکھنے والا سماعت و حصول حدیث کے لئے سفر کرنے والا وہ امام و محدث تھا مگر یہ کہ اس کا میلان رفض کی طرف تھا اس نے تشیع کے متعلق کتابیں لکھیں، اور اس کے اشعار ہیں جو اس کی تشیع پر دلالت کرتے ہیں۔

[الكتاب: الوافي بالوفيات

المؤلف: صلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (ت ٧٦٤هـ)

المحقق: أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفى

الناشر: دار إحياء التراث - بيروت

عام النشر: ١٤٢٠هـ- ٢٠٠٠م ،ج 2 ص 166]

https://shamela.ws/book/6677/1245

(٧)ابن صباغ مالکی متوفی 855:

ب . كفاية الطالب :

في مناقب الامام امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه‌السلام ويقع في مائة باب ، وفيه أيضا ذكر المعقبين من أولاد امير المؤمنين ، وذكر من قتل مع الحسين عليه‌السلام ثم فصل خاص بذكر الائمة المهديين بصورة موجزة ، وقد صحح اكثر المترجمين له نسبة الكتاب هذا الى ابي عبد الله محمد بن يوسف الكنجي الشافعي

اور کتاب کفایت الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب تالیف ہے امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کی

[الفصول المهمة ص 111]

(۹)شوکانی نے بھی اسے شافعی تسلیم کیا ہے :

وأخرج محمد بن يوسف الكنجي الشافعي في.................

مناقبه (1) من حديث ذكره بسند متصل برسول الله- صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ-، وفيه في وصف علي- عليه السلام- ووعاء علمي، ووصيي.

[الكتاب: الفتح الرباني من فتاوى الإمام الشوكاني

المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (ت ١٢٥٠ هـ)

حققه ورتبه: أبو مصعب «محمد صبحي» بن حسن حلاق [ت ١٤٣٨ هـ]

الناشر: مكتبة الجيل الجديد، صنعاء - اليمن ،ج 2 ص 973-974]

https://shamela.ws/book/36543/807

(۱۰)زرکلی کی تحقیق بھی یہی ہے کہ وہ شافعی تھا :

محمد بن يوسف بن محمد، أبو عبد الله بن الفخر الكنجي :محدث. من الشافعية نسبته الى)كنجة (بين أصبهان وخوزستان. نزل بدمشق. ومال الى التشيع، وصنف)كفاية الطالب في مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب - ط (و)البيان في أخبار صاحب الزمان - ط) (٢(

[الكتاب: الأعلام

المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (ت ١٣٩٦ هـ)

الناشر: دار العلم للملايين

الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو ٢٠٠٢ م ،ج 7 ص 150]

https://shamela.ws/book/12286/6384

رافضیف کی تہمت ناصبیوں کا حیلہ رہا ہے ،جب بھی کسی سنی عالم نے فضائل اہل بیت علیہم السلام میں احادیث بیان کی انہوں نے اس پر رافضی ہونے کی مہر لگا دی کنجی کوئی پہلا شخص نہیں جس پر یہ تہمت لگی ہو بلکہ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی کتنے علماء اہل سنت ہیں جن پر ناصبیوں نے رافضی ہونے کی تہمت لگائی، نسائئ جیسے کٹر سنی محدث کو بھی شیعہ کہہ دیا گیا، کنجی شافعی کے امام اور ائمہ اربعہ اہل سنت میں سے ایک عظیم امام پر بھی حب اہل بیت علیہم السلام کے سبب رافضی ہونے کی تہمت لگائی گئی چنانچہ اس کے مشہور اشعار ہیں بیہقی شافعی سے نقل کرتا ہے:

إن كان رَفْضاً حبُّ آلِ محمدٍ ... فَلْيَشْهَدِ الثقلانِ أني رافضي

اگر آل محمد کی محبت ہی رفض ہے تو دونوں جہاں جان لیں کہ میں رافضی ہوں

[الكتاب: مناقب الشافعي للبيهقي

المؤلف: أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤ - ٤٥٨ هـ)

المحقق: السيد أحمد صقر

الناشر: مكتبة دار التراث - القاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٩٠ هـ - ١٩٧٠ م ،ج 2 ص 71]

https://shamela.ws/book/22797/662

طبری جیسا مورخ، محدث، مفسر بھی اس تہمت سے بچ نہ سکا اس پر بھی رافضیوں کے لئے حدیث گڑھنے کی تہمت لگائی گئی ابن حجر اس کے حالات میں لکھتا ہے:

أحمد بن علي السليماني الحافظ فقال كان يضع للروافض

احمد بن علی سلیمانی حافظ نے کہا کہ وہ (طبری) رافضیوں کے لئے حدیث گڑھنے والا تھا۔

[الكتاب: لسان الميزان

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢ هـ)

المحقق: دائرة المعرف النظامية - الهند

الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات بيروت - لبنان

الطبعة: الثانية، ١٣٩٠ هـ - ١٩٧١ م،ج 5 ص 100]

https://shamela.ws/book/12063/2391

حاکم نیساپوری :اس کے زمانے میں کوئی اس کا نظیر نہیں تھا بلکہ متعصب سنی تھا اس پر بھی خبیث رافضی ہونے کا الزام لگا۔

ذہبی نے اس کے حالات میں ابو اسماعیل انصاری کا قول نقل کیا ہے:

قال ابن طاهر :سألت أبا إسماعيل الأنصاري عن الحاكم فقال: ثقة في الحديث رافضي خبيث

[الكتاب: تذكرة الحفاظ

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

وضع حواشيه: زكريا عميرات

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ- ١٩٩٨ م ،ج 3 ص 165]

https://shamela.ws/book/1583/701

بعض نے فضائل اہل بیت علیہم السلام میں لکھی اس کی کتابوں کے سبب اس کو شیعہ کہا ہے، یہ الزام نیا نہیں ہے یہ اتہام خصائص علی لکھنے کے سبب نسائی پر بھی لگ چکا ہے، اس کے شیعہ ہونے کی دوسری دلیل جو صفدی نے پیش کی وہ اشعار ہیں جن کی نسبت گنجی کی طرف دے کر اس کو شیعہ کہا درحقیقت وہ اشعار حسان ابن ثابت صحابی کے ہیں چنانچہ گنجی کی ولادت سے بھی بہت پہلے علماء ان کو اپنی کتب میں نقل کر چکے تھے ابن مغازلی مالکی نے اپنی معروف کتاب مناقب میں ان اشعار کو دارقطنی کی سند سے نقل کیا ہے۔ (المناقب ص 247)

گنجی پر کوئی بھی ایسی جرح نہیں جو ثابت ہو بلکہ اس سے پہلے بڑے بڑے ائمہ اہل سنت پر کفر کے فتوے لگ چکے ہیں جرح اس وقت قابل قبول ہے جب وہ مفسر ہو نووی لکھتا ہے :

لَا يُقْبَل الْجَرّح إلّا مفَسَّرا

[الكتاب: المجموع شرح المهذب

المؤلف: أبو زكريا محيي الدين بن شرف النووي (ت ٦٧٦ هـ)

باشر تصحيحه: لجنة من العلماء

الناشر: (إدارة الطباعة المنيرية، مطبعة التضامن الأخوي) - القاهرة

عام النشر:١٣٤٤ - ١٣٤٧ هـج 2 ص 582]

https://shamela.ws/book/2186/1110

خلاصہ یہ کہ علماء اہل سنت نے گنجی کو، امام ،حافظ، فقیہ، محدث مفید ، فخرالدین، اہل حدیث، عالم فاضل ،ادیب وغیرہ کے القاب سے نوازا ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے اسے امام تسلیم کیا ہے یہاں ذہبی کا ذکر کردہ قانون بیان کرنا بھی لطف سے خالی نہیں لکھا ہے:

إِذَا ثبتَتْ إِمامَةُ الرَّجلِ وفَضْلُه، لَمْ يضرُّه ما قِيْلَ فيْه

اگر کسی شخص کی امامت ثابت ہوجائے تو پھر اگر اس کے متعلق کچھ کہا جائے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچاتا۔

[الكتاب: سير أعلام النبلاء
المؤلف: شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)
تحقيق: حسين أسد (جـ ١، ٦)، شعيب الأرنؤوط (جـ ٢، ٥، ١٩، ٢٠)، محمد نعيم العرقسوسي (جـ ٣، ٨، ١٠، ١٧، ١٨، ٢٠)، مأمون الصاغرجي (جـ ٤)، علي أبو زيد (جـ ٧، ١٣)، كامل الخراط (جـ ٩)، صالح السمر (جـ ١١، ١٢)، أكرم البوشي (جـ ١٤، ١٦)، إبراهيم الزيبق (جـ ١٥)، بشار معروف (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)، محيي هلال السرحان (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)
بإشراف: شعيب الأرناؤوط [ت ١٤٣٨ هـ]
الناشر: مؤسسة الرسالة
الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م ،ج 8 ص 448]

https://shamela.ws/book/10906/5574

اسی طرح حافظ کے لقب سے بھی اس کے علم رجال و حدیث میں ماہر ہونے کا علم ہوتا ہے لفظ حافظ کے متعلق ابن حجر لکھتا ہے:

فللحافظ في عرف المحدثين شروط إذا اجتمعت في الراوي سموه حافظا .

[شروط التسمية بالحافظ :]

1 - وهو الشهرة بالطلب والأخذ من أفواه الرجال لا من الصحف .

2 - والمعرفة بطبقات الرواة ومراتبهم .

3 - والمعرفة بالتجريح والتعديل، وتمييز الصحيح من السقيم حتى يكون ما يستحضره من ذلك أكثر مما لا يستحضره مع استحضار الكثير من المتون

حافظ عرف محدثین میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں (یہ) شرطیں پای جاتی ہوں

1 وہ طلب حدیث میں شہرت رکھتا ہو خود راویوں سے حدیث سنتا ہو نہ کہ صفحات (کتابوں) سے نقل کرتا ہو۔

2 راویوں کے طبقات اور ان کے مراتب کا علم رکھتا ہو۔

3 اور (راویوں کی) جرح و تعدیل اور صحیح و غیر صحیح (احادیث) کا علم رکھتا ہو،پس کنجی پر تمام اعتراضات مردود و باطل قرار پائے۔

[الكتاب: النكت على كتاب ابن الصلاح

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)

المحقق: ربيع بن هادي عمير المدخلي

الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية

عدد المجلدات: ٢

الطبعة: الأولى، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤م،ج 1 ص 268]

https://shamela.ws/book/8316/243

حدیث کی تائید میں ابن مغازلی کی روایت:

اس حدیث کی تائید ابن مغازلی کی روایت سے بھی ہوتی ہے:

أخبرنا أبو طاهر محمد بن علي بن محمد البيع، قال: أخبرنا أبو عبد الله أحمد بن محمد بن عبد الله بن خالد الكاتب، قال: حدثنا أحمد بن جعفر بن محمد بن سلم الختلي قال: حدثني عمر بن أحمد بن روح، حدثني أبو طاهر يحيى بن الحسن العلوي، قال: حدثني محمد بن سعيد الدارمي حدثنا موسى بن جعفر، عن أبيه، عن محمد بن علي، عن أبيه علي بن الحسين، قال: كنت جالساً مع أبي ونحن زائرون قبر جدنا عليه السلام، وهناك نسوان كثيرة، إذ أقبلت امرأة منهن فقلت لها: من أنت يرحمك الله؟ قالت: أنا

زيدة بنت قريبة بن العجلان من بني ساعدة. فقلت لها: فهل عندك شيئاً تحدثينا؟ فقالت: إي والله حدثتني أمي أم العارة بنت عبادة بن نضلة بن مالك بن عجلان الساعدي .. أنها كانت ذات يوم في نساءٍ من العرب إذ أقبل أبو طالب كئيباً حزيناً، فقلت له: ما شأنك يا أبا طالب؟ قال: إن فاطمة بنت أسد في شدة المخاض، ثم وضع يديه على وجهه. فبينا هو كذلك، إذ أقبل محمد صلى الله عليه وسلم فقال له: ((ما شأنك يا عم؟)) فقال: إن فاطمة بنت أسد تشتكي المخاض، فأخذ بيده وجاء وهي معه فجاء بها إلى الكعبة فأجلسها في الكعبة، ثم قال: ((اجلسي على اسم الله!)) قال: فطلقت طلقة فولدت غلاماً مسروراً، نظيفاً، منظفاً لم أر كحسن وجهه، فسماه أبو طالب علياً وحمله النبي صلى الله عليه وسلم حتى أداه إلى منزلها. قال علي بن الحسين عليهم السلام: فوالله ما سمعت بشيء قط إلا وهذا أحسن منه.

ام عارہ بنت عباد کہتی ہیں کہ ایک دن میں عرب عورتوں کے پاس تھی کہ ابو طالب مغموم و پریشان تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا : ابوطالب! کیا ہوا؟وہ کہنے لگے : فاطمہ بنت اِسد اس وقت سخت دردِ زہ میں مبتلا ہیں۔یہ کہہ کر انہوں نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے۔اسی اثنا میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا :چچاجان کیامسئلہ ہے؟انہوں نے بتایا : فاطمہ بنت اسد دردِ زہ سے دوچار ہیں۔ان کو کعبہ میں لا کر بٹھا دیا گیا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا : اللہ کا نام لے کر بیٹھ جائیے۔انہوں نے ایک خوش،صاف ستھرا اور حسین ترین بچہ جنم دیا۔ابو طالب نے اس کا نام علی رکھ دیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو اٹھا کر گھر لائے۔

[الكتاب: مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه

المؤلف: علي بن محمد بن محمد بن الطيب بن أبي يعلى بن الجلابي، أبو الحسن الواسطي المالكي، المعروف بابن المغازلي (ت ٤٨٣هـ)

المحقق: أبو عبد الرحمن تركي بن عبد الله الوادعي

الناشر: دار الآثار – صنعاء

الطبعة: الأولى ١٤٢٤ هـ – ٢٠٠٣ م، ص 26]

https://al-maktaba.org/book/31790/9

٥٨ مناقب أمير المؤمنين (ع)

مولده (عليه السلام):

٣ ـ أخبرنا أبو طاهر محمّد بن عليّ بن محمّد البَيِّع[1] قال: أخبرنا أبو عبد الله أحمد بن محمّد بن عبد الله بن خالد الكاتب قال: حدَّثنا أحمد بن جعفر بن محمّد بن سلم الخُتُّليّ[2] قال: حدَّثني عمر بن أحمد بن روح الساجيّ، حدَّثني أبو طاهر يحيى بن الحسن العلويّ قال: حدَّثني محمّد بن سعيد الدارميُّ، حدَّثنا موسى بن جعفر عن أبيه، عن محمّد بن عليّ، عن أبيه عليّ بن الحسين قال: كنت جالساً مع أبي ونحن زائرون قبر جدّنا(عليه السّلام) وهناك نسوان كثيرة، إذ أقبلت امرأة منهنّ فقلت لها: من أنت يرحمك الله؟ قالت: أنا زبدة بنت قَريبة بن العجلان من بني ساعدة، فقلت لها: فهل عندك شيء تحدّثينا؟ فقالت: إي والله، حدَّثتني أُمّي أُمُّ عمارة بنت عبادة بن نضلة بن مالك بن العجلان الساعديّ أنّها كانت ذات يوم في نساء من العرب، إذ أقبل أبو طالب كئيباً حزيناً، فقلت له: ما شأنك يا أبا طالب؟ قال: إنَّ فاطمة بنت أسد في شدَّة المخاض، ثمَّ وضع يديه على وجهه.

فبينما هو كذلك، إذ أقبل محمّد (صلّى الله عليه وسلّم) فقال له: ما شأنك يا عمّ؟ فقال: إنَّ فاطمة بنت أسد تشتكي المخاض، فأخذ بيده وجاء وهي معه، فجاء بها إلى الكعبة فأجلسها في الكعبة، ثمَّ قال: اجلسي على اسم الله قال: فطلقت طلقة فولدت غلاماً مسروراً نظيفاً منظّفاً، لم أرَ كحسن

(١) هو أبو طاهر محمد بن علي بن محمد بن عبد الله البغدادي البيع: بيع السمك (٣٨٥ ـ ٤٥٠) كان ثقة، توفي سلخ ربيع الآخر سنة خمسين وأربعمائة ببغداد، على ما في اللباب ١/١٩٨، تاريخ بغداد ٣/١٠٦.
(٢) ضبطه الذهبي في المشتبه بخاء مضمومة ومثناة ثقيلة (مضمومة أيضاً) قال: عمر بن جعفر بن أحمد بن سلم الختلي وأخوه أحمد مشهوران.
وقال الفيروز آبادي: وختل كسكر كورة بما وراء النهر منها... عمر وأحمد ابنا جعفر، وعليه فالتاء المثناة مفتوحة لا مضمومة.

كنيته (ع) ٥٩

وجهه، فسماه أبو طالب علياً، وحمله النبيُّ (صلّى الله عليه وآله) حتّى أدّاه إلى منزلها[1].

قال عليُّ بن الحسين(عليهما السّلام): فوالله ما سمعت بشيء قط إلّا وهذا أحسن منه.

كنيته (عليه السلام):

له كنيتان إحداهما: أبو الحسن

٤ ـ أخبرنا أبو بكر أحمد بن محمّد ... قال: أخبرنا القاضي أبو الفرج أحـ... الخيوطي[3] قال: سمعت ... المعدّل قال: حدَّثنا أحمد ... طالب أبو الحسن.

٥ ـ أخبرنا أحمد ... ذي الحجّة من سنة خمس... ابن محمّد بن المعلّى ال... الحسين بن سعيد الزعفر... أبي طالب قال: أخبرنا ...

(١) أخرجه العلامة ابن الصباغ ... المالكي، وأخرجه الحافظ ... عن مؤلفنا ابن المغازلي ... ٣٨٨ ط لاهور.
(٢) قال في اللباب ٢/٢٧٠: الطاوانى ... الوهاب بن طاوان البزار الواسطي الطاواني
(٣) قال في الأنساب ٥/٢٦٤: الخيوطي بضم الخاء والياء، ... الفرج أحمد بن علي الخيوطي.

ابن مغازلی کی روایت پر ناصبی امنپوری کا رد:

اس روایت کو رد کرنے کے لئے امن پوری منافق لکھتا ہے :

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المغازلي، الرقم : 3)

تبصرہ: یہ جھوٹی روایت ہے، کیونکہ:

1اس کا راوی ابو طاہر یحییٰ بن حسن علوی کون ہے، کوئی پتہ نہیں۔

2 محمد بن سعید دارمی کی توثیق درکار ہے۔

3 زیدہ بنت قریبہ کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

4ان کی ماں ام العارہ بنت ِعبادہ کون ہے، معلوم نہیں۔

پے در پے ''مجہول''راویوں کی بیان کردہ روایت کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟

دلیل نمبر 2 : سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ:

''خانہ کعبہ میں سب سے پہلے سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔۔۔۔اور بنو ہاشم میں سب سے پہلے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے ۔''

(أخبار مكّة للفاكهي : 3/198، الرقم : 2018)

تبصرہ: اس قول کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ امام فاکہی کے استاذ ابراہیم بن ابو یوسف کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔ شریعت نے ہمیں ثقہ اور معتبر راویوں کی روایات کا مکلف ٹھہرایا ہے،نہ کہ مجہول اور غیر معتبر راویوں کے بیان کردہ قصے کہانیوں کا۔

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/moulood/-e-kaaba

صحیح بخاری کی روایت میں مجہول راوی:

بخاری کو پوجنے والوں سے ایک چھوٹا سا سوال:

بخاری نے اپنی صحیح میں بھی مجہول افراد کے توسط سے روایت نقل کی ہے:

3642 – حَدَّثنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّه، أَخبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَيَّ يحَدِّثونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم «أَعْطَاهُ دِينَاراً يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ،

فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ»، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الحَيَّ يخْبِرُونَهُ عَنْهُ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، کہا ہم سے شبیب بن غرقدہ نے بیان کیا کہ ` میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے اور صحابی تھے) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا۔ سفیان نے کہا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ سے۔ حسن بن عمارہ نے

کہا کہ شبیب نے یہ حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے یہ حدیث خود عروہ سے نہیں سنی تھی۔ البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔

[صحيح البخاري، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، 28 بَابٌ ،حديث 3642]

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-29337.html

اس حدیث پر بھی امن پوری ناصبی کا تبصرہ نقل کیا جائے:

(پے در پے ''مجہول''راویوں کی بیان کردہ روایت کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟

شریعت نے ہمیں ثقہ اور معتبر راویوں کی روایات کا مکلف ٹھہرایا ہے،نہ کہ مجہول اور غیر معتبر راویوں کے بیان کردہ قصے کہانیوں کا۔)

کیا منافق امن پوری یا دیگر منافقین بخاری کی اس روایت کو (جھوٹی)کہنے کی جرات رکھتے ہیں؟ اگر ایرے غیرے کی فضیلت تراشی جائے یا حلال و حرام کے مسائل

میں کوئی روایت مجہول افراد سے نقل ہو کہ جنکے نام بھی معلوم نہوں بلکہ جنکا مسلمان ہونا بھی ثابت نہ ہو تو یہ منافقین صحیح صحیح کی رٹ لگا کر اس کو دل و جان سے قبول کر لیتے ہیں مگر اگر کوئی روایت اہل بیت علیہم السلام کی شان میں ہو تو اس کو رد کرنے کے لئے پوری قوت صرف کر دیتے ہیں جسکی وجہ فقط یہ ہے کہ یہ بات حدیثوں کی کتابوں میں بیاں ہے بغض علیؑ عقیدہ نہیں ماں کی خطا ہے۔

تاریخ موصل سے حدیث کی تائید:

ان روایات کی تائید مزید ابو زکریا کی روایت سے بھی ہوتی ہے:

حدثنا ابن فيروز الأنبارى عن محمد بن وهب الدمشقى قال: حدثنا الهيثم بن عمران قال: حدثنى جدى قال: استخلف يزيد بن الوليد ستة أشهر ثم مات بالخضراء بدمشق ودفن بباب الصغير، وكان عمره اثنتين وثلاثين سنة، وكان ولد فى الكعبة ولم يولد فيها خليفة غير أمير المؤمنين على بن أبى طالب عليه السلام

[تاريخ موصل 58]

٢٩٦٨٩
مكتبة الأسكندرية
956.74

الجمهورية العربية المتحدة
المجلس الأعلى للشئون الإسلامية
لجنة إحياء التراث الإسلامي

تاريخ الموصل

تأليف
الشيخ أبي زكريا يزيد بن محمد بن إياس بن القاسم الأزدي
" ت ٣٣٤هـ – ٩٤٥م "

تحقيق
دكتور علي حبيبة
مدرس بكلية دار العلوم - جامعة القاهرة

يشرف على إصدارها
محمد توفيق عويضة

الكتاب
الثالث عشر

القاهرة
١٣٨٧ هـ – ١٩٦٧ م

المعيشة بين المسلمين ، وتكونوا فيه سواء ، ولا أجمّد(١) ثغوركم فتفتتنوا ، ويفتتن أهاليكم ، فإن أردتم بيعتى على الذى بذلت لكم ، فأنا لكم ، وإن ملت فلا بيعة لى عليكم ، فإن رأيتم
٥١ أحدا أقوى عليها منى وأردتم بيعته فأنا أول من يبايع ، ويدخل فى طاعته / ، أقول قولى هذا وأستغفر الله العظيم لى ولكم ولجميع المسلمين ».

وتوفى فى هذه السنة من الفقهاء وحملة العلم عمرو بن دينار مولى ابن رَاذَان(٢) بمكة ، وسعيد بن أبى سعيد البصرى بالمدينة ، وثابت البُنَانى بالبصرة ، وسليمان بن حبيب بالشام – وكان قاضياً – . وفيها ولد عبد الرزّاق بن هَمّام(٣) .

وولّى يزيد بن [الوليد] منصور[بن جُمْهُور](٤) العراق ، فبلغ خبره يوسف بن عمر فهرب إلى الشام ، فأخذه يزيد فحبسه .

وفيها مات يزيد بن الوليد بن عبد الملك .

وخرج على يزيد أبو محمد السُّفْيانى وهو زياد بن عبد الله بن خالد بن يزيد بن معاوية فأخذ أسيرا ، فأُتى به يزيد قبل وفاته فحبسه . حدثنا ابن فَيْروز الأنْبارى عن محمد بن وهب الدمشقى قال : حدثنا الهيثم بن عمران قال : حدثنى جدى قال : استخلف يزيد ابن الوليد ستة أشهر ثم مات بالخضراء بدمشق ودفن بباب الصَّغير(٥) ، وكان عمره اثنتين(٦) وثلاثين سنة ، وكان ولد فى الكعبة(٧) ولم يولد فيها خليفة غير أمير المؤمنين على بن أبى طالب عليه السلام .

وكان يزيد ولّى عهده(٨) لأخيه إبراهيم بن الوليد ولعبد العزيز [بن الحجاج](٩)

(١) هكذا العبارة بالأصل ، وفى كثير من المراجع : « اجمركم » وجمر الجند ابقاهم فى ثغر العدو ولم يقفلهم ، انظر تاريخ الطبرى ١٨٣٥/٢ ، والبيان والتبيين للجاحظ ١٤٤/٢ ، والبداية والنهاية ١٣/١٠ .
(٢) فى شذرات الذهب لابن العماد : مولى ابن باذان ١٧١/١ .
(٣) انظر ص ٣٧٨ .
(٤) فى الأصل : وولا يزيد بن منصور العراق والتصحيح من تاريخ الطبرى ١٨٣٦/٢ ، والبداية لابن كثير ١٤/١٠ .
(٥) انظر مروج الذهب للمسعودى ١٤٩/٢ .
(٦) فى الأصل : اثنين .
(٧) ربما ذهبت أمه الى مكة للتبرك او للحج فولدته هناك .
(٨) فى الأصل : « عهد » .
(٩) فى الأصل : « ولعبد العزيز بن عبد الملك » والتصحيح من ص ٦٢ ، وتاريخ الطبرى ١٨٦٩/٢ ، والبداية والنهاية لابن كثير ١٥/١٠ .

راویوں کا احوال:

سند میں کوئی رافضی نہیں بلکہ سب کا تعلق اہل سنت سے ہے :

(ا) عیسی بن فیروز ابو موسی الانباري کا شمار حنبلی علماء میں ہوتا ہے ابو یعلی نے طبقات الحنابلة ج1 ص 824 میں اس کا ذکر احمد بن حنبل کے شاگردوں میں کیا ہے:

]٣٤٨ – عيسى بن فيروز الأنبارى، أبو موسى[.

سمع من إمامنا أشياء

[الكتاب: طبقات الحنابلة

المؤلف: أبو الحسين، محمد بن أبي يعلى

وقف على طبعه وصححه: محمد حامد الفقي [ت ١٣٧٨ هـ]

الناشر: مطبعة السنة المحمدية - القاهرة

عام النشر: ١٣٧١ هـ - ١٩٥٢ م،ج 1 ص 248]

https://shamela.ws/book/9543/250

(۲)دوسرا راوی محمد بن وہب بخاری کا راوی ہے دارقطنی و ذہبی وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے:

٢٤٦ - مُحَمَّدُ بنُ وَهْبِ بنِ عَطِيَّةَ السُّلَمِيُّ) * خَ، ق(

الإِمَامُ، المُفْتِي، أَبُو عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ، الدِّمَشْقِيُّ.

حَدَّث عَنْهُ :بَقِيَّةُ بنُ الوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بنُ حَرْبٍ، وَالوَلِيْدُ، وَعِرَاكُ بنُ خَالِدٍ.

وَعَنْهُ :الذُّهْلِيُّ، وأَبُو حَاتِمٍ، وَالرَّمَادِيُّ، وعُبَيْدُ بنُ شَرِيْكٍ، وَعَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ الجَكَّانِيُّ.

وَثَّقَهُ :الدَّارَقُطْنِيُّ)٢. (

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: حسين أسد (جـ ١، ٦)، شعيب الأرنؤوط (جـ ٢، ٥، ١٩،

٢٠)، محمد نعيم العرقسوسي (جـ ٣، ٨، ١٠، ١٧، ١٨، ٢٠)، مأمون الصاغرجي (جـ ٤)، علي أبو زيد (جـ ٧، ١٣)، كامل الخراط (جـ ٩)، صالح السمر (جـ ١١، ١٢)، أكرم البوشي (جـ ١٤، ١٦)، إبراهيم الزيبق (جـ ١٥)، بشار معروف (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)، محيي هلال السرحان (جـ ٢١، ٢٢، ٢٣)

بإشراف: شعيب الأرناؤوط [ت ١٤٣٨ هـ]

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م ،ج 10 ص 569]

https://shamela.ws/book/10906/6918

(۳)تیسرا راوی ہیثم بن عمران بن عبد اللہ بن جرول:

ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر بغیر جرح و تعدیل کے کیا ہے

[الكتاب: الجرح والتعديل

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس

بن المنذر التميمي الحنظلي الرازي (ت ٣٢٧ هـ)

الناشر: مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد

الدكن - الهند

الطبعة: الأولى، ١٢٧١ هـ - ١٩٥٢ م ،ج 9 ص 82]

https://shamela.ws/book/2170/3843#p1

ابن حبان نے اسے ثقات میں شمار کیا ہے(الثقات ج 7 ص 577)

(۴)چوتھا راوی عبداللہ بن جرول العنسی دمشقی تابعی ہے ابن حبان نے اس کا شمار ثقات میں کیا ہے

[الكتاب: الثقات

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ،

التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (ت ٣٥٤ هـ)

طبع بإعانة: وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة: الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند

الطبعة: الأولى، ١٣٩٣ هـ = ١٩٧٣ ،ج 5 ص 63]

https://shamela.ws/book/5816/1580

خطیب نے اسے شام کے افضل ترین لوگوں میں شمار کیا ہے:

[٧٢٤) -٣ (وعبد الله بن أبي عبد الله العنسي[

من أفاضل أهل دمشق

[الكتاب: المتفق والمفترق

المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (ت ٤٦٣هـ)

دراسة وتحقيق: الدكتور محمد صادق آيدن الحامدي

الناشر: دار القادري للطباعة والنشر والتوزيع، دمشق

الطبعة: الأولى، ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧ م،ج 3 ص 1427]

https://shamela.ws/book/9076/1118

ابن عساکر نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس نے ضحاک بن قیس صحابی سے سنا تھا،

سمع الضحاك بن قيس الفهري على منبر دمشق

[تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الاماثل

أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف الامام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة

الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساكر

(٤٩٩ - هـ - ٥٧١ هـ)

دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

الطبعة الاولی:

١٤١٩ - هـ - ١٩٩٨ م

دار الفکر،بیروت،لبنان

ج 27 ص 244]

https://shamela.ws/book/71/12310

ضحاک بن قیس 64 ہجری میں ہلاک ہوا، اس وقت عبداللہ بن جرول کی عمر اتنی تھی کہ وہ ضحاک کے کلام کو یاد کر سکے و سمجھ سکے قابل غور امر یہ ہے کہ عبداللہ شامی ہے اور اس وقت شام ناصبیوں کا گڑھ تھا گویا ناصبیوں کے گڑھ میں بھی یہ بات عام تھی کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ہوئی۔

تابعی کی مراسیل مقبول ہے:

یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ عبداللہ بن جرول تابعی ہے اور اس نے ولادت امیرالمومنین علیہ السلام کے وقت کو درک نہیں کیا جسکا جواب یہ ہے کہ تابعی کی مرسل جمہور اہل سنت کے نزدیک حجت ہے ملا علی قاری لکھتا ہے :

(مرسل التَّابِعِيِّ حُجَّةٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ)

[الكتاب: مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح

المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا

الهروي القاري (ت ١٠١٤هـ)

الناشر: دار الفكر، بيروت – لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ - ٢٠٠٢م ، ج 8 ، ص 3284]

https://shamela.ws/book/8176/7221

ایک روایت متعدد طرق سے وارد ہو اگر سندا ضعیف بھی ہو تو طرق ضعف کا جبران کر دیتی ہیں:

یہ چار روایات ہیں اگر یہ سند ضعیف بھی ہوتیں پھر بھی قابل احتجاج تھیں، ائمہ اہل سنت نے روایات کے رد و قبول کے کچھ اصول بنائے ہیں، ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک روایت متعدد طرق سے وارد ہو اگر سندا ضعیف بھی ہو تو طرق ضعف کا جبران کر دیتی ہیں اور روایت قابل احتجاج ہو جاتی ہے چنانچہ بدر الدین عینی نووی سے نقل کرتا ہے۔

وَقَالَ النَّووِيِّ في (شرح الْمُهَذِّب) :إن الحَدِيث إِذا رُوِيَ من طرق ومفرداتها ضِعَاف يحْتَج بِهِ، على أَنا نقُول :قد شهد لمذهبنا عدَّة أحَادِيث من الصَّحابَة بطرق مُخْتَلفَة كَثِيرَة يُقَوي بَعْضهَا بَعْضًا، وَإِن كَانَ كل وَاحِد ضَعِيفا،

اور نووی نے شرح مہذب میں کہا ہے کہ اگر کوئی حدیث مختلف ضعیف طرق سے روایت ہو تو بھی قابل احتجاج ہوتی ہے، ہم کہتے ہیں ہمارے اس دعوے کی

دلیل پر وہ روایات ہیں جو صحابہ سے بہت سے ضعیف طرق سے نقل ہوئ ہیں جو بعض کو بعض تقویت دیتی ہیں

[الكتاب: عمدة القاري شرح صحيح البخاري

المؤلف: بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد العينى (ت ٨٥٥ هـ)

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه: شركة من العلماء بمساعدة إدارة الطباعة المنيرية، لصاحبها ومديرها محمد منير عبده أغا الدمشقي

وصوَّرتها دور أخرى: مثل (دار إحياء التراث العربي، ودار الفكر) - بيروت ، ج3 ص 307]

https://shamela.ws/book/5756/933

وہابیوں کا سب سے بڑاپنڈٹ ابن تیمیہ ناصبی منافق بھی اس اصول کا قائل تھا لکھتا ہے :

تعدّد الطرق وكثرتها يقوى بعضها بعضا حتى قد يحصل العلم بها ولو كان الناقلون فجّارا فسّاقا

(روایت کے) مختلف طرق ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں یہاں تک کہ اس سے علم حاصل ہوتا ہے (یعنی خبر کی تصدیق ہوتی ہے)چاہے بیان کرنے والے بڑے فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہوں

[الكتاب: مجموع الفتاوى

المؤلف: شيخ الإسلام أحمد بن تيمية

جمع وترتيب: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم رحمه الله

وساعده: ابنه محمد وفقه الله

الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف - المدينة المنورة - السعودية

عام النشر: ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م ، ج 18 ص26]

https://shamela.ws/book/7289/9162

فضائل میں ضعیف احادیث بھی قابل قبول ہوتی ہیں:

اس اصول پر بھی روایات قابل قبول ہیں ،اہل سنت کے یہاں مسلم اصول ہے کہ فضائل میں ضعیف احادیث بھی قابل قبول ہوتی ہیں۔

نووی لکھتا ہے:

وَيَجُوزُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِمُ التَّسَاهُلُ فِي الْأَسَانِيدِ وَرِوَايَةُ مَا سِوَى الْمَوْضُوعِ مِنَ الضَّعِيفِ، وَالْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ بَيَانِ ضَعْفِهِ فِي غَيْرِ صِفَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَحْكَامِ كَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ

اہل حدیث کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل (نرمی) برتنا اور موضوع کو چھوڑ کر ضعیف حدیثوں کو روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا ان کا ضعف بیان کیے بغیر جائز ہے، مگر اللہ کی صفات اور حلال و حرام جیسے احکام کی حدیثوں میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

[الكتاب: تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (ت ٩١١هـ)

حققه: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

الناشر: دار طيبة ،ج 1 ص 350]

https://shamela.ws/book/9329/328

ابن حجر مکی لکھتا ہے:

قد اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث فى فضائل الاعمال ،لانه ان كان صحيحاً فى نفس الامر، فقد اعطى حقه، والا لم يترتب على العمل به مفسدة تحليل ولاتحريم.

فضائل اعمال میں (ضعیف) حدیث پر عمل کے متعلق علماء کا اتفاق ہے اگر وہ واقعا صحیح تھی تو اس کا حق اس کو مل گیا، ورنہ اس پر عمل کرنے سے نہ تو حرام حلال ہوا نہ حلال حرام۔

[الاجوبة الفاضلة ص43]

ابن حجر عسقلانی لکھتا ہے :

وَقد ثَبت عَن الإِمَام أَحْمد وَغَيره من الْأَئِمَّة أَنهم قَالُوا إِذا روينَا فِي الْحَلَال وَالْحَرَام شددنا وَإِذا روينَا فِي الْفَضَائِل وَنَحْوهَا تساهلنا

بے شک یہ بات احمد بن حنبل وغیرہ ائمہ سے ثابت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب ہم حلال و حرام کے متعلق روایت کرتے ہیں تو اس میں سختی برتتے ہیں اور جب فضائل کے متعلق روایت کرتے ہیں تو چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔

[الكتاب: القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)

الناشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الأولى، ١٤٠١ ،ص 11]

https://shamela.ws/book/6035/9

سخاوی نے عبدالرحمن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے :

إذَا رُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْأَحْكَامِ، شَدَّدْنَا فِي الْأَسَانِيدِ وَانْتَقَدْنَا فِي الرِّجَالِ، وَإِذَا رُوِّينَا فِي الْفَضَائِلِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ، سَهَّلْنَا فِي الْأَسَانِيدِ وَتَسَامَحْنَا فِي الرِّجَالِ

جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے حلال و حرام کے متعلق روایت کرتے ہیں تو اسناد میں شدت سے کام لیتے ہیں اور راویوں کی خوب جانچ پڑتال کرتے ہیں ،اور جب فضائل اور ثواب و عقاب کے متعلق روایت کرتے ہیں تو اسناد میں آسانی اور راویوں سے چشم پوشی کرتے ہیں

[الكتاب: فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي

المؤلف: شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبي بكر بن عثمان بن محمد السخاوي (ت ٩٠٢هـ)

المحقق: علي حسين علي

الناشر: مكتبة السنة – مصر

الطبعة: الأولى، ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م ،ج 1 ص 354]

https://shamela.ws/book/5963/336

اس اصول سے بھی یہ روایات قابل قبول ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان روایات میں حلال و حرام تو دور فضائل اعمال کا بھی ذکر نہیں فقط تاریخی واقعہ کا ذکر ہے تو پھر اہل سنت میں چھپے ناصبیوں کو ان سے اتنی تکلیف کیوں ہوئی کہ صفحات کے صفحات اس تاریخی واقعہ کو رد کرنے میں صرف کرنے پڑے؟ بغض امیرالمومنین علیہ السلام کے سوا ہمیں کوئی اور وجہ نظر نہیں آتی ۔

نواصب کو جب کوئی راہ فرار نہیں ملتی تو کہتے ہیں اس وقت کعبہ میں پیدا ہونا کوئی فضیلت نہیں کیونکہ وہ بت خانہ تھا۔

ان عقل کے اندھے ناصبیوں کی رسوائی کہ لئے یہی کافی ہے کہ بیت اللہ الحرام ہمیشہ سے ہی اللہ عزوجل کا حرمت والا گھر تھا اگر اس کی فتح مکہ سے پہلے کوئی حرمت نہ ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کبھی بھی اس کے عمرہ کا قصد نہ کرتے نہ اللہ سبحانہ تعالی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

ایک ویڈیو میں میکی ماؤس (معروف مکی حجازی) کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ، کعبہ میں ولادت سے مراد مکہ میں ولادت ہے کیونکہ پورا شہر مکہ ہی حرم ہے اس احمقانہ اعتراض کا کیا جواب دیا جائے، اگر حقیقت وہی ہے جو اس نے کہا تو سوال یہ ہے کہ کیا اہل مکہ سب کے سب مکہ سے باہر پیدا ہوتے تھے؟

وہ تمام اشکال تھے جو ناصبیوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے جوابات الحمدللہ مکمل ہوے.

خلاصہ یہ کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ہونا ہمارے یہاں تواتر سے ثابت ہے۔

کتب اہل سنت بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔

مؤرخین ،محدثین، ائمہ و علماء اہل سنت کی بڑی تعداد نے آپ علیہ السلام کی ولادت با سعادت کا بیت اللہ میں ہونا تسلیم کیا ہے۔

کنجی شافعی نے با سند صحیح نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے آپ علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ نقل کیا۔

دیگر محدثین نے دیگر صحابہ و تابعین سے بھی روایت کیا ہے۔

حاکم و ذہبی نے آپ علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ہونا تواتر سے تسلیم کیا ہے۔

جبکہ ابن حزام کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہ صحابی سے نہ ہی تابعی سے اور نا ہی تبع تابعی سے نقل ہوئی ہے بلکہ بہت بعد کے علما نے بغیر سند کے نقل کیا جوکہ غیر قابل احتجاج و مردود ہے ۔